Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63 | ہفت روزہ | قادیان | شمارہ 30

بدر

BADR

The weekly Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

25 رمضان / 1435 ہجری 24 / وفا 1393 ہش 24 / جولائی 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

اوّل مرتبہ توحید کا تو یہی ہے کہ غیر اللہ کی پرستش نہ کی جائے اور ہر ایک چیز جو محدود اور مخلوق معلوم ہوتی ہے خواہ زمین پر ہے خواہ آسمان پر اس کی پرستش سے کنارہ کیا جائے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

قرآن ہم پر ظاہر فرماتا ہے کہ توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ ہم بتوں اور انسانوں اور حیوانوں اور عناصر اور اجرام فلکی اور شیاطین کی پرستش سے باز رہیں بلکہ توحید تین درجہ پر منقسم ہے درجہ اوّل عوام کے لئے یعنی ان کے لئے جو خدا تعالیٰ کے غضب سے نجات پانا چاہتے ہیں۔ دوسرا درجہ خواص کے لئے یعنی ان کے لئے جو عوام کی نسبت زیادہ تر قرب الٰہی کے ساتھ خصوصیت پیدا کرنی چاہتے ہیں۔ اور تیسرا درجہ خواص الخواص کیلئے جو قرب کے کمال تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ اوّل مرتبہ توحید کا تو یہی ہے کہ غیر اللہ کی پرستش نہ کی جائے اور ہر ایک چیز جو محدود اور مخلوق معلوم ہوتی ہے خواہ زمین پر ہے خواہ آسمان پر اس کی پرستش سے کنارہ کیا جائے۔ دوسرا مرتبہ توحید کا یہ ہے کہ اپنے اور دوسروں کے تمام کاروبار میں مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ کو سمجھا جائے اور اسباب پر اتنا زور نہ دیا جائے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے شریک ٹھہر جائیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ زید نہ ہوتا تو میرا یہ نقصان ہوتا اور بکر نہ ہوتا تو میں تباہ ہو جاتا۔ اگر یہ کلمات اس نیت سے کہے جائیں کہ جس سے حقیقی طور پر زید و بکر کو کچھ چیز سمجھا جائے تو یہ بھی شرک ہے۔ تیسری قسم توحید کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھانا اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کرنا۔ یہ توحید توریت میں کہاں ہے۔ ایسا ہی توریت میں بہشت اور دوزخ کا کچھ ذکر نہیں پایا جاتا۔ اور شاید کہیں کہیں اشارات ہوں۔ ایسا ہی توریت میں خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کا کہیں پورے طور پر ذکر نہیں۔ اگر توریت میں کوئی ایسی سورۃ ہوتی جیسا کہ قرآن شریف میں قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۝ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ ہے تو شاید عیسائی اس مخلوق پرستی کی بلا سے رک جاتے۔ ایسا ہی توریت نے حقوق کے مدارج کو پورے طور پر بیان نہیں کیا۔ لیکن قرآن نے اس تعلیم کو بھی کمال تک پہنچایا ہے۔ مثلاً وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی یعنی خدا حکم کرتا ہے کہ تم عدل کرو اور اس سے بڑھ کر یہ کہ تم احسان کرو اور اس سے بڑھ کر یہ کہ تم لوگوں کی ایسے طور سے خدمت کرو کہ جیسے کوئی قرابت کے جوش سے خدمت کرتا ہے۔ یعنی بنی نوع سے تمہاری ہمدردی جوش طبعی سے ہو کوئی ارادہ احسان رکھنے کا نہ ہو جیسا کہ ماں اپنے بچہ سے ہمدردی رکھتی ہے۔ ایسا ہی توریت میں خدا کی ہستی اور اس کی واحدانیت اور اس کی صفات کاملہ کو دلائل عقلیہ سے ثابت کر کے نہیں دکھلایا۔ لیکن قرآن شریف نے ان تمام عقائد اور نیز ضرورت الہام اور نبوت کو دلائل عقلیہ سے ثابت کیا ہے اور ہر ایک بحث کو فلسفہ کے رنگ میں بیان کر کے حق کے طالبوں پر اس کا سمجھنا آسان کر دیا ہے۔ اور یہ تمام دلائل ایسے کمال سے قرآن شریف میں پائے جاتے ہیں کہ کسی مقدور میں نہیں کہ مثلاً ہستی باری پر کوئی ایسی دلیل پیدا کر سکے کہ جو قرآن شریف میں موجود نہ ہو۔

ماسوا اس کے قرآن شریف کے وجود کی ضرورت پر ایک اور بڑی دلیل یہ ہے کہ پہلی تمام کتابیں موسیٰ کی کتاب توریت سے انجیل تک ایک خاص قوم یعنی بنی اسرائیل کو اپنا مخاطب ٹھہراتی ہیں اور صاف اور صریح لفظوں میں کہتے ہیں کہ ان کی ہدایتیں عام فائدہ کے لئے نہیں بلکہ صرف بنی اسرائیل کے وجود تک محدود ہیں۔ مگر قرآن شریف کا مدنظر تمام دنیا کی اصلاح ہے اور اس کی مخاطب کوئی خاص قوم نہیں بلکہ کھلے کھلے طور پر بیان فرماتا ہے کہ وہ تمام انسانوں کے لئے نازل ہوا ہے اور ہر ایک کی اصلاح اس کا مقصود ہے سو بلحاظ مخاطبین کے توریت کی تعلیم اور قرآن کی تعلیم میں بڑا فرق ہے۔ مثلاً توریت کہتی ہے کہ خون مت کر اور قرآن بھی کہتا ہے کہ خون مت کر اور بظاہر قرآن میں اسی حکم کا اعادہ معلوم ہوتا ہے جو توریت میں آچکا ہے۔ مگر دراصل اعادہ نہیں بلکہ توریت کا یہ حکم صرف بنی اسرائیل سے تعلق رکھتا ہے اور صرف بنی اسرائیل کو خون سے منع فرماتا ہے دوسرے سے توریت کو کچھ غرض نہیں۔ لیکن قرآن شریف کا یہ حکم تمام دنیا سے تعلق رکھتا ہے اور تمام نوع انسان کو ناحق کی خون ریزی سے منع فرماتا ہے۔ اسی طرح تمام احکام میں قرآن شریف کی اصل غرض عامہ خلائق کی اصلاح ہے اور توریت کی غرض صرف بنی اسرائیل تک محدود ہے۔

(روحانی خزائن جلد 13 کتاب البریہ صفحہ 83 تا 85)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2014ء

جرمنی کے میونخ سے ملحقہ شہر Neufahrn میں مسجد ’’المہدی‘‘ کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا انعقاد

تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کی مجموعی تعداد 264 تھی جن میں جرمنی کی نیشنل اسمبلی کے دو ممبران پارلیمنٹ، صوبہ Bayern کی صوبائی اسمبلی کے پانچ ممبران پارلیمنٹ، اقوام متحدہ کے اعزازی سفیر برائے امن، علاقائی کمشنر، مختلف علاقوں کے دس میئر صاحبان، 47 مختلف سیاسی شخصیات، 12 کلچرل تنظیموں کے نمائندگان، اساتذہ وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان، جرنلسٹس اور صوبہ Bayern کے سب سے بڑے ٹی وی چینل BR کی پوری ٹیم بھی موجود تھی۔

☆ عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آپ کو Neufahrn شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ یہاں بہت مقبول ہیں۔ مجھ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ یہاں اتنا امن والا ماحول کیوں ہے اور جماعت کو بہت زیادہ Welcome کیا جاتا ہے۔ میں ہمیشہ اس کا یہ جواب دیتا ہوں کہ یہ جماعت ایک پرامن جماعت ہے۔ (Mr. Franz Heilmeier میئر نوئے فارن)

☆ آپ یہاں امن سے رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم آپ کی اس کوشش کو سراہتے ہیں آپ کی جماعت دوسو سے زائد ممالک میں ہے اور آپ ہر جگہ امن کے قیام کیلئے کوشاں ہیں۔ (Mr. Josef Hauner ضلع ہیڈ)

☆ بہت تھوڑے عرصہ میں مجھے آپ کا علم ہوگیا کہ آپ امن سے رہنے والے لوگ ہیں۔ دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ تعاون کرتے ہیں اور خدمت کرنے والے لوگ ہیں۔ آپ کی مسجد کا مینارامن کیلئے ایک سمبل کے طور پر ہے۔ یہ مسجد صرف آپ کیلئے نہیں ہے بلکہ شہر Neufahrn کے رہنے والوں کیلئے بھی کھلی ہے۔ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ ہماری سوسائٹی میں امن قائم کرنے والے ہیں اور ہم اکٹھے ہیں۔ (Mr. Reiner Schneider سابق میئر نوئیفارن)

☆ میں جانتا ہوں کہ احمدی مسلمانوں کا کردار دوسری تنظیموں سے بالکل مختلف ہے۔ میں ہمیشہ جماعت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا رہا۔ میں آپ کو دعائیں دیتا ہوں کہ آپ بڑھیں پھولیں اور پھلیں۔ (ضلع Niederbayern کے صدر Mr. Heinz Grunwald)

☆ آپ کی اس مسجد پر ہمیں فخر ہے کہ یہ ہمارے اس صوبہ میں موجود ہے۔ آپ یہاں امن سے رہیں۔ امن سے زندگی گزاریں۔ میں آپ کے لئے خدا کے فضل اور امن وسلامتی کی دعا کرتا ہوں۔ (جرمنی نیشنل پارلیمنٹ کے ممبر اسمبلی Mr. Erich Irlstofer)

(مسجد ’’المہدی‘‘ نوئے فارن، جرمنی کے افتتاح کے حوالہ سے منعقدہ تقریب میں معززین کی تقاریر اور جماعت احمدیہ کے متعلق ان کے نیک خیالات)

❁ حقیقی عبادت گزار وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کی، اپنے بھائیوں کی اور دوسرے انسانوں کی نہ صرف خدمت کرتا ہے، بلکہ ان کے جذبات کا خیال رکھتا ہے تا کہ ہمارے ماحول میں، ہمارے شہر میں، ہمارے ملک میں اور دنیا میں، آپس میں محبت اور بھائی چارہ پیدا ہو، اور امن اور سلامتی کی فضا قائم ہو۔

❁ ہماری نظر میں پڑوسی کا یہ مقام ہے کہ اس کے اتنے حقوق ہیں جس طرح اپنے کسی عزیز کے اور قریبی کے حقوق ہوتے ہیں تو ان حقوق کے رکھتے ہوئے اور ان حقوق کو سمجھتے ہوئے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم کسی پڑوسی کے لئے تکلیف کا باعث بنیں ہمارا کام ہے کہ پڑوسیوں کی تکلیفوں کو دور کرنے والے بنیں

❁ ہر شخص جو دوسرے ملک میں جا کر آباد ہوتا ہے، اس کا فرض بن جاتا ہے کہ اُس ملک سے محبت کرے، اس کے خلاف کسی قسم کے جذبات اس کے دل میں نہیں ہونے چاہئیں۔ وہاں کے مقامی لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہے اور نہ صرف مل جل کر رہے بلکہ ان کی بہتری کیلئے جو کچھ اس سے بن پڑتا ہے جو کچھ وہ کرسکتا ہے وہ کرے۔ پھر شہر کی ترقی کیلئے ملک کی ترقی کیلئے اپنی تمام صلاحیتیں جتنا Potential ہے اس کو بروئے کار لائے اور استعمال کرے

(مسجد ’’المہدی‘‘ نوئے فارن، جرمنی کے افتتاح کے حوالہ سے منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب)

❁ ایک جرنلسٹ نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے جو امن کا پیغام دیا ہے وہ آپ کے سارے وجود سے ظاہر ہو رہا تھا اور سارے ہال پر اس کا گہرا اثر تھا۔ سارے ہال میں امن ہی امن چھایا ہوا تھا۔

❁ ایک جرنلسٹ خاتون نے کہا آپ کے خلیفہ کے چہرہ پر نور نظر آتا ہے یہ خاموش بھی رہیں تو سارا دن ان کو دیکھنے کو دل کرتا ہے۔ انسان دیکھتا ہی چلا جائے۔

❁ ایک شخص نے کہا حضور انور کے خطاب سے متاثر ہوا ہوں۔ حضور انور نے امن اور محبت کے پیغام کو واضح کیا ہے۔ میں شکر گزار ہوں کہ میں اس تقریب میں شامل ہوسکا۔

❁ ایک شخص نے کہا بہت متاثر ہوا ہوں۔ خطاب بہت عارفانہ اور شاندار تھا۔ جماعت احمدیہ بہت منظم ہے۔ انسان یہاں پر آکر اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرتا ہے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد معززین کے تاثرات)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

9 جون 2014ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

شہر نوئے فارن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا والہانہ استقبال اور مسجد ’’المہدی‘‘ کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق میونخ شہر سے ملحقہ Neaufahrn شہر میں ’’مسجد المہدی‘‘ کے افتتاح کی تقریب تھی۔

صبح دس بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی بعد ازاں بیت السبوح سے Neafahrn شہر کیلئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح سے اس شہر تک کا فاصلہ 390 کلومیٹر ہے۔ قریباً سوا تین گھنٹے کے سفر کے بعد جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی موٹروے سے اتر کر شہر کی حدود میں داخل ہوئی تو پولیس کی ایک کار نے قافلہ کو Escort کیا اور شہر کے اندر جگہ جگہ پولیس کی مختلف گاڑیاں ٹریفک کو روکے ہوئے تھیں تا کہ جس راستہ سے حضور انور نے گزرنا ہے اُس میں کہیں بھی کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ یہ پروٹوکول اس صوبہ Bayern میں صرف انتہائی اعلیٰ شخصیات کو دیا جاتا ہے۔

ایک بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

(باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

6/جون کے خطبہ میں مَیں نے خلافت کی اطاعت اور خلافت سے وفا کے موضوع پر صرف جرمنی کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے خطبہ دیا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ دنیا بھر کے احمدیوں نے ردّعمل دکھایا اور فوری طور پر خلافت کی کامل اطاعت اور مکمل وفا کا اظہار کیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کی خوبصورتی ہے کہ جب توجہ دلاؤ تو فوری توجہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو اس اطاعت و وفا میں بڑھاتا رہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی اور جرمنی میں مختلف مساجد کے سنگ بنیاد اور افتتاح کے مواقع پر غیر مسلموں اور دیگر مہمانوں کے تأثرات کا روح پرور تذکرہ

مختلف ممالک سے آنے والے افراد سے ملاقاتوں کے دوران مہمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں نیک تأثرات کا اظہار

جرمنی جلسہ کے تیسرے روز بیعت کی تقریب میں 19 قوموں کے 83 افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ نومبائعین کے ایمان افروز واقعات کا بیان

پریس اور میڈیا میں مساجد کے افتتاح کی اور جلسہ سالانہ کی وسیع پیمانے پر کوریج۔ اخبارات کے علاوہ ٹی وی اور ریڈیو سٹیشنز پر جماعتی خبروں کی تشہیر۔ ایک اندازے کے مطابق الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ 37 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کی خاص تائید کا اظہار کرتی ہیں۔

ہمیں اپنی کمی اور خامیوں کی طرف بھی نظر رکھنی چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ کس طرح ہم اپنی حالتوں اور اپنے کاموں کو بہتر کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر عہدیداران اور ان میں سے بھی نیشنل عاملہ کے عہدیداران اور مرکزی کارکنان کو خاص طور پر اس جائزے کی ضرورت ہے۔

آج دنیا کی رہنمائی کی باگ ڈور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو دی ہے۔ پس اس کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے تعلق کو اللہ تعالیٰ سے مضبوط کریں

نیشنل عہدیداروں کو اپنے خولوں سے باہر آنے کی ضرورت ہے۔ وہ باہر نکلیں اور اپنے آپ کو افسر نہ سمجھیں بلکہ خادم سمجھ کر جماعت کی خدمت کریں۔ جو بھی کامیابیاں جماعت کو مل رہی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے موصوف و منسوب کریں۔ عاجزی اور انکساری اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ سب عہدیداروں میں یہ روح پیدا ہو جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بڑھ کر جذب کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20/جون 2014ء بمطابق 20 احسان 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ دو جمعے جرمنی کے سفر کی وجہ سے مَیں نے جرمنی میں پڑھائے۔ وہاں 6/جون کے خطبہ میں مَیں نے خلافت کی اطاعت اور خلافت سے وفا کے موضوع پر صرف جرمنی کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے خطبہ دیا تھا۔ گو بعض مثالیں جرمنی کے حالات کی وجہ سے وہاں کی دی تھیں۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ دنیا بھر کے احمدیوں نے ردّعمل دکھایا اور فوری طور پر خلافت کی کامل اطاعت اور مکمل وفا کا اظہار کیا۔ اور خاص طور پر اس بات پر بھی بعض نے اظہار کیا کہ ہم میں سے بعض عہدیدار بعض ہدایات کی تاویلیں اور توجیہیں نکالنے لگ جاتے ہیں اور آئندہ سے انشاء اللہ ایسا نہیں ہوگا۔

پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کی خوبصورتی ہے کہ جب توجہ دلاؤ تو فوری توجہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو اس اطاعت و وفا میں بڑھاتا رہے۔

جیسا کہ مَیں عموماً جلسہ کے بعد جلسہ کے بارے میں کچھ بیان کرتا ہوں تو اب مَیں اس سفر کے حوالے سے کچھ اَور باتیں کروں گا۔ جلسہ بھی ہوا۔ جلسہ پر ایک رونق تو افراد جماعت کی ان کے شامل ہونے سے ہوتی ہے۔ احمدی مرد عورتیں بچے ایک خاص جذبے کے تحت جلسہ میں شامل ہوتے ہیں یا شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

لیکن اب ہمارے جلسوں کی ایک رونق غیر از جماعت اور غیر مسلم افراد سے بھی ہوتی ہے جو یہ دیکھنے اور سننے آتے ہیں کہ یہ جلسہ جس کی احمدیوں نے اتنی دھوم مچائی ہوئی ہے یہ ہوتا کیسا ہے؟ اور احمدیوں کے اس جلسے کے دوران کیسے عمل ہوتے ہیں اور یہ کیا کہتے ہیں؟ اور اگر اچھی باتیں کہتے ہیں تو کیا ان کے عمل ان باتوں سے مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں؟ یا صرف دنیاداروں کی طرح ایک اکٹھ ہوتا ہے، ایک اجتماع ہوتا ہے، ہلّہ گلّہ اور رونق ہوتی ہے۔ جب یہ دیکھتے ہیں کہ جلسے کا ماحول تو ایک عجیب ماحول ہوتا ہے جس کی دنیاوی میلوں اور جلسوں سے مثال نہیں دی جاسکتی تو پھر یہ جلسہ غیر مسلمانوں کے لئے، مہمانوں کے لئے اسلام کی خوبصورت تعلیم بتانے اور اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات دور کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح بعض غیر مسلم اور غیر احمدی جنہوں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلومات لی ہوتی ہیں جلسے کے ماحول اور پروگراموں کو جب اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور کانوں سے سنتے ہیں تو ان میں سے بعض بیعت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور بیعت کر کے جاتے ہیں یا اس حد تک متاثر ہو جاتے ہیں کہ کچھ عرصے بعد ان کے دل احمدیت کی طرف مکمل طور پر مائل ہو جاتے ہیں۔ گویا کہ یہ جلسہ جہاں اسلام کے بارے میں نیک اثرات پیدا کرنے والا ہوتا ہے وہاں تبلیغ کا بھی بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔

پس جرمنی کا جلسہ بھی یقیناً ان باتوں کا ذریعہ بنا۔ اس لئے مَیں پہلے جلسے میں آنے والے مہمانوں کے بعض تاثرات پیش کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح حیرت انگیز طور پر اپنی تائید و نصرت دکھا رہا ہے۔ کیونکہ دل تو صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی مائل ہو سکتے ہیں اور پھر صرف جلسہ ہی نہیں بلکہ ہر جماعتی فنکشن جس میں مہمانوں کو بلایا جاتا ہے وہ فنکشن جماعتی تعارف کا بہت بڑا ذریعہ بنتا ہے اور ہر فنکشن ہی اسلام کی خوبصورت تعلیم کو بتانے اور تبلیغ

کے میدان کھولنے والا بن جاتا ہے۔

جرمنی کے دورے کے دوران مسجدوں کی بنیادیں رکھنے اور مسجدوں کے افتتاح کرنے کا بھی موقع ملا۔ اس سے بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم لوگوں پر واضح ہوئی جس پر انہوں نے اظہار بھی کیا کہ یہ اسلام ہماری نظروں کے سامنے پہلے کبھی نہیں لایا گیا۔ پھر اخباروں نے جو کوریج دی اس سے بھی کئی ملینز (millions) تک یہ پیغام پہنچا۔ بہرحال سب سے پہلے تو مَیں جلسے پر آنے والے غیروں کے تاثرات یہاں بیان کرتا ہوں۔ جرمنی کے جلسے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ہمسایہ ممالک کے وفود بھی شامل ہوئے اور اچھی خاصی تعداد میں یہ وفد شامل ہوئے۔ جو افراد شامل تھے ان کی تعداد بھی کافی تھی۔ فرانس اور بیلجیم سے آنے والے نومبائعین اور زیر تبلیغ دوستوں کے علاوہ اسٹونیا، کروشیا، لتھوینیا، سلووینیا، رومانیہ، ہنگری، مونٹی نیگرو، بوسنیا اور رشین ممالک، کوسووو، البانیہ، بلغاریہ اور میسیڈونیا سے وفد آئے جن میں بچے بھی تھے، مرد و خواتین، زیر تبلیغ افراد اور غیر مسلم دوست شامل تھے۔ میسیڈونیا سے امسال جلسے پر 55 افراد کا وفد شامل ہوا۔ اس میں اٹھائیس عیسائی دوست تھے۔ دس غیر احمدی مسلمان اور سترہ احمدی تھے۔

اسی طرح بلغاریہ سے 82 اَفراد پر مشتمل وفد لمبا سفر کر کے آیا۔ ان وفود سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ جلسے کا روحانی ماحول بھی تھا جس سے کافی متاثر ہوئے اور ایک نمایاں تبدیلی تھی جس کا برملا سب نے اظہار کیا اور جماعت کے خدمت کے جذبے کو، مہمان نوازی کے جذبے کو بہت سراہا۔

جیسا کہ بتایا میسیڈونیا سے امسال پچپن افراد کا وفد قریباً دو ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آیا تھا اور سواری بھی ان کی ایسی تھی کہ ان کو پینتیس گھنٹے لگے۔ اس وفد میں اٹھائیس عیسائی دوست تھے۔ دس غیر احمدی مسلمان اور سترہ احمدی۔ اس دفعہ اس میں دو صحافی اور کیمرہ مین بھی شامل ہوئے جو پروگراموں کی ریکارڈنگ کرتے رہے اور انہوں نے کہا کہ ہم واپس جا کر اپنے ٹی وی پروگرام میں دکھائیں گے۔ اس وفد میں سے جلسہ کے آخری دن نو (9) افراد نے بیعت بھی کی۔

ایک مہمان Nikolcho Goshevski (نیکلچو گوشیوسکی) جو ایک سرکاری دفتر میں کام کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میرا یہ وِزٹ مذہب کو جاننے اور مذہب کے بارے میں غور و فکر کے اعتبار سے بہت اچھا ہے۔ جلسے کی تقاریب نے مجھ پر بہت اچھا اثر چھوڑا۔ پھر میرا کہا کہ ان کے خطابات نے میرے اسلام کے بارے میں خیالات کو تبدیل کر دیا۔ قبل ازیں مَیں اسلام کو ایک radical اور تشدد پسند مذہب کے طور پر دیکھتا تھا۔ اب میں نے اپنے پرانے خیالات کو تبدیل کر دیا ہے۔ اسلام تو امن کا مذہب ہے۔

اسی طرح ایک اور مہمان تھے۔ Dusko Vuksanov (دوشکو ووکسانوو) کہتے ہیں کہ میل ملاقات اور اجتماعی عبادات کے اثر مجھے اس طرف لے جاتے ہیں کہ مَیں اسلامی تقاریب، روایات نیز اس مذہب کے بارے میں علم حاصل کروں۔ مجھ پر سب سے زیادہ امام جماعت کی تقریر کا اثر ہوا اور اگلے سال بھی اس جلسہ میں شامل ہونا چاہوں گا۔ ان کی ملاقات کا مجھ سے ذکر کرتے ہیں کہ ملاقات ہوئی انہوں نے ہمارے سوالوں کی اور ہر بات کی وضاحت کی جو ہم نے پوچھی اور اسلام کے بارے میں ہماری سوچ تبدیل ہوئی۔ اور یہ جوابات نہایت تفصیل سے تھے۔ سچائی تھی۔ ہمیں معلوم ہوا کہ مذہب اسلام کی تعلیم کتنی اچھی ہے جو سب قوموں سے محبت کی تعلیم دیتی ہے۔

پھر میسیڈونیا سے آنے والی ایک خاتون کہتی ہیں۔ میرا اسلام کے بارے میں اور اسلام کی تعلیمات کے بارے میں خیال تبدیل ہو گیا ہے اور امام جماعت احمدیہ کے خطابات نے اسلام کے بارے میں ہماری سوچوں کو تبدیل کر دیا ہے۔

پھر میسیڈونیا سے ہی ایک مہمان Marincho (مارنچو) صاحب کہتے ہیں کہ مَیں روح کی گہرائی تک خوش اور مطمئن ہوں اور خاص طور پر خلیفہ کی تقاریر کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں امن کی طرف بلایا، برداشت کی طرف بلایا، محبت کی طرف بلایا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہم ایک ایسے وقت میں زندگی گزار رہے ہیں جبکہ برداشت کا لیول اس وقت صفر ہے اور یہ وہ وقت ہے جب جنگیں ہو رہی ہیں اور ہلاکتیں ہو رہی ہیں۔

پھر ایک پروفیسر صاحب تھے Sashko (ساشکو) صاحب وہ کہتے ہیں کہ اس جلسے پر مَیں نے امام جماعت احمدیہ کے خطابات سے اسلام کے بارے میں اپنے علم میں مزید اضافہ کیا ہے۔ مَیں ان کا بہت شکر گزار ہوں۔ اور پھر ملاقات کا ذکر کیا کہ ملاقات میری کل ہوئی اور یہ بہت انوکھی ملاقات تھی۔ بہت دلچسپ تجربہ حاصل ہوا۔ انہوں نے ہمیں بہت وقت دیا۔ تفصیل سے ہمارے سوالات کے جواب دیئے اور احمدیت اور اسلام کے بارے میں ہمیں نئی چیزیں سننے کو ملیں اور ہمیں علم ہوا کہ احمدی جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں۔

میسیڈونیا سے انفارمیشن ٹیکنالوجی کی فائنل ایئر کی ایک طالبہ کہتی ہیں۔ میرے لئے بہت متاثر کن تھا اور میں بہت حیران تھی۔ پھر جو امام جماعت احمدیہ سے میری ملاقات ہوئی میرے لئے ایک نئی قسم کا تجربہ تھا۔ اس ملاقات نے میری مدد کی کہ مَیں جماعت احمدیہ کو بہتر انداز میں سمجھ سکوں۔

پھر میسیڈونیا سے ہی ایک مہمان نے اسی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے انہوں نے تجویز دی کہ تمام مذاہب کو محبت پر اکٹھا کیا جائے۔ اپنی تجویز کا ذکر کر رہے ہیں کہ ایسا پروگرام ہو تو پھر میرا جواب انہوں نے بتایا کہ ہم تو پہلے سے اس بارے میں کوشش کرتے ہیں اور پھر ان کو تفصیل سے جو گلڈ ہال میں پروگرام ہوا تھا اس کے بارے میں بتایا گیا۔ اس کا بڑا اچھا اثر ہوا۔

البانیا سے اکیس افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں دس غیر احمدی اور گیارہ احمدی تھے۔ اور ایک سابق فوجی جو فوج کے عہدے پر بڑا لمبا عرصہ رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسا ڈسپلن مَیں نے دنیا میں کہیں نہیں دیکھا اور افراد جماعت میں رضا کارانہ خدمات کے جذبہ کا یوں پایا جانا بھی ایک خوش کن تجربہ تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی مہمانوں کو پانی پلا کر نہایت مسرت محسوس کر رہے تھے۔

پھر ایک البانین مہمان تھے جو بلدیہ کے نائب صدر بھی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں گزشتہ سال بھی آیا تھا۔ اس سال جو نمایاں طور پر ایک چیز نظر آئی وہ یہ تھی کہ جرمن نژاد احمدیوں کی غیر معمولی حاضری تھی۔ انہوں نے کہا اس جلسہ میں ہمیں نظر بھی آیا کہ جماعت احمدیہ کے علاوہ دیگر مسلمان فرقوں میں صرف دعاوی اور لفاظی ہی نظر آتی ہے جبکہ اسلام کا حقیقی عملی نمونہ صرف جماعت احمدیہ کا ہی طُرّہ امتیاز ہے۔

ہنگری سے آنے والے وفد کے تاثرات یہ تھے۔ ایک مہمان ٹیچر جو تاریخ کے ٹیچر تھے۔ یہودیت میں ماسٹر کیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت محبت اور پیار اور رضا کارانہ خدمت کرنے میں بہت آگے ہے۔ اتفاق واتحاد بہت واضح نظر آتا ہے۔ بیعت کی تقریب میں کہا کہ یہ نظارہ دل کو کھینچنے والا اور موہ لینے والا تھا۔ ایک ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اتحاد کا ایک دلفریب نقشہ ابھرتا ہے۔ نماز باجماعت پڑھتے دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور ان کے لئے یہ ایک منفرد اور انوکھی بات تھی۔ بہت ہی پر اثر نظارہ تھا۔ موصوف نے کہا کہ جماعت کے افراد اپنے خلیفہ سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ یہ محبت بے لوث اور خالص محسوس ہوتی ہے کیونکہ اس میں کچھ بناوٹ تصنع یا تکلف نہیں لگا۔ بلکہ لگتا ہے جماعت کی اپنے خلیفہ سے محبت کسی فطری اور طبعی جذبہ سے ہے۔ اور یقیناً یہ صحیح بات ہے۔

پھر ہنگری کے وفد کے ایک مسٹر رابرٹ (Mr Robert) ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جلسے کے انتظامات سے بہت متاثر ہوا۔ اس سے بڑا مسلمانوں کا اجتماع پہلے مَیں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

رومانیہ سے جو وفد آیا تھا اس میں ایک سیرین دوست تھے حسین الحافظ صاحب جو بڑے لمبے عرصے سے رومانیہ میں رہتے ہیں۔ وہاں بزنس کرتے ہیں۔ کہتے ہیں جب جلسہ میں شامل ہوئے تو وہاں ہمارے جو ایک مبلغ ہیں ان سے کہنے لگے کہ خلیفۃ المسیح کو ہم دُور سے دیکھیں گے یا قریب سے بھی دیکھنے کا موقع ملے گا۔ جب انہوں نے بتایا کہ ملاقات بھی ہو گی تو اس پر ان کو یقین نہیں آیا۔ لیکن بہرحال ملاقات ہوئی اور اس بات پر بڑے خوش تھے۔ بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ مبلغ صاحب کہتے ہیں کہ جلسے کے پہلے دن سے انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ وہ خلیفہ سے محبت کرتے ہیں اور بار بار کہتے کہ سارے عالَم اسلام کا ایک خلیفۃ المسلمین ہو تو مسلمانوں کے مسائل حل ہو جائیں کیونکہ خلیفہ ہی ہے جو ہمیں سیدھا اور صحیح راستہ دکھا سکتا ہے۔ ملاقات کے دوران بھی انہوں نے اس بات کا اظہار کیا۔ پھر ہمارے مبلغ سے انہوں نے پوچھا کہ خلیفہ کا انتخاب کیسے ہوتا ہے؟ اس پر انہوں نے خلافت کے بارے میں بتایا کہ کس طرح خلافت راشدہ کا بھی انتخاب ہوا اور اب بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انتخاب کرنے والوں کو اپنے تصرف میں لے لیتا ہے اور وحی خفی کے ذریعہ سے اکٹھا کر دیتا ہے۔ وحی خفی اور تصرف الٰہی کا پہلو ان کی سمجھ میں نہیں آیا لیکن شام ہوئی تو کہتے ہیں میرا یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ جب میں لجنہ سے خطاب کر کے نماز ظہر کے لئے واپس آیا ہوں تو اس وقت لوگ لائنوں میں کھڑے تھے تو یہ کہتے ہیں مَیں بھی وہاں کھڑا ہو گیا۔ جب میں ان کے پاس سے گزرا ہوں تو کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت پر میری نظر پڑی تو بے اختیار اور بلا ارادہ میرا ہاتھ سلام کے لئے فضا میں بلند ہو گیا۔ کہتے ہیں یہ بے اختیار فعل تھا۔ اس پر تصرف الٰہی اور وحی خفی کا عقدہ حل ہو گیا۔ یہ بھی کہا کہ عادتاً وہ عام طور پر ہاتھ بلند کر کے اور لہرا کر کسی کو سلام نہیں کرتے خواہ کوئی بڑا شخص ہی ہو۔ لیکن اب جو مجھ سے ہوا ہے یہ یقیناً تصرف الٰہی ہے اور ایسا کرنا میرے اختیار میں نہیں تھا۔ بہت حد تک قائل ہو چکے ہیں۔ مجھے بھی انہوں نے بتایا کہ مزید تھوڑا سا سوچ کر وہ جماعت میں انشاء اللہ شامل ہو جائیں گے۔

پھر یونیورسٹیوں سے آئے ہوئے لتھوینیا کے تین مہمان تھے۔ ایک طالبعلم نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None

SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.

Employee Background Verification Company, Bangalore

Website: www.sparshinfo.co.in

DIRECTOR VALIYUDDIN K

"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

ہوئے کہا کہ یہ جلسہ ان مغربی مفکرین کے لئے بہت مفید ہے جو اسلام کے بارے میں کم معلومات یا منفی خیالات رکھتے ہیں کیونکہ یہ جلسہ ان کی محدود سوچ کو وسیع کرسکتا ہے۔ آپ لوگ بہت مثبت خیالات کے مالک ہیں۔ اور ہر وقت چہرے پر بشاشت اور مسکراہٹ رہتی ہے۔ اور جب مجھ سے ملے ہیں پھر بھی ان پر بڑا اچھا اثر تھا۔

پھر ایک طالبہ نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں اس چیز نے بہت متاثر کیا ہے کہ بہت پرسکون تحمل اور برداشت والا ماحول ہے۔ آپ لوگوں کے اندر رہ کر اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھنے کا موقع ملا۔ اور انہوں نے کہا کہ نمازوں کے دوران بھی ایک عجیب نظارہ تھا۔ پھر اس بات پر وہ متاثر ہوئیں کہ ایک موقع پر جب میں نے مجمع کو کہا تھا کہ خاموش ہو جاؤ تو فوراً خاموش ہوگئے۔ یہ کیسی اطاعت ہے۔

پھر ایک طالبہ نے بیان کیا کہ مجھے مذاہب میں کافی دلچسپی ہے۔ میرے لئے یہ بات اہم ہے کہ آج کے دَور میں لوگ ایک دوسرے کے بارے میں کیسی رائے رکھتے ہیں۔ جلسہ میں شریک ہو کر اسلام کے بارے میں اور اسی طرح دوسرے لوگوں اور خاص طور پر اپنے آپ کو جاننے اور سمجھنے کا بھی موقع ملا۔

کروشیا سے جو وفد آیا تھا ان کے ایک صاحب اپنے علاقے میں شعبہ زراعت سے منسلک ہیں۔ سوشل ویلفیئر کے کمیونٹی لیڈر بھی ہیں اور باقی خواتین تھیں جو یونیورسٹی میں قانون اور پبلک ریلیشنز میں ماسٹرز کی ڈگری لے رہی ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ملاقات کے دوران جواُن سٹوڈنٹس نے مجھ سے سوالات کئے تھے۔ تقریباً آدھ گھنٹے سے زیادہ یہ سوال جواب ہوتے رہے۔ اسلام کے بارے میں تعصب سوشل میڈیا کا رویہ، مذہب سے دُوری کا سبب، اسلام میں عورت کا مقام اور حقوق پر مبنی بہت سے سوالات ہوئے۔ طالبات نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ان کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات کا امام جماعت احمدیہ نے بہت اچھے انداز میں اور بڑی تفصیل سے جواب دیا اور ان کی پوری تسلی ہوگئی۔ بلکہ مجھے یاد ہے کہ مَیں نے ان سے پوچھا بھی تھا کہ اگر مزید تسلی کروانی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ کوئی ایسی بات اب نہیں رہی جس کی ہمیں تسلی نہیں ہے۔

یہ شعبہ زراعت سے جو دوست تعلق رکھتے ہیں انہوں نے کہا۔ امام جماعت احمدیہ سے ملنا میرے لئے بڑا اعزاز ہے۔ اس بات کا ہمیں ملاقات کے دوران اندازہ ہوا کہ جماعت میں خلیفہ کا مقام کیا ہے اور احمدیوں سے مل کر اور خلیفہ کی تقاریر سن کر اندازہ ہوا۔ جب شروع میں آئے تو بڑا ڈر تھا لیکن وہ ڈر جلد ہی محبت اور عزت میں تبدیل ہو گیا اور ہمیں محسوس ہوا کہ ہم اسلام کو ایک اور طرح دیکھ رہے ہیں۔ ہمارا نظریہ بالکل بدل گیا۔

اور اسی طرح بہت سارے لوگوں کے تاثرات ہیں۔

ایک بلغاریہ سے آئے ہوئے مہمان نے کہا کہ پہلی دفعہ یہاں آیا ہوں۔ جب تک میں یہاں نہیں آیا تھا تو اَور کیفیت تھی اور جماعت کا مخالف تھا۔ جب سے میں یہاں آیا ہوں جلسے کا ماحول دیکھا ہے اور امام جماعت کے خطابات سنے ہیں تو میری کایا پلٹ گئی ہے۔

پھر بلغاریہ سے ایک دوست کہتے ہیں مَیں عیسائی ہوں اور پہلی دفعہ آیا ہوں، بہت متاثر ہوا ہوں۔ اسلام کا حقیقی اور حسین چہرہ یہاں دیکھا ہے۔ اب دل چاہتا ہے کہ بلغاریہ میں اعلان کر دیا جائے کہ کثرت سے لوگ یہاں جلسے پر آئیں تا کہ انہیں معلوم ہو کہ اسلام کتنا پیارا مذہب ہے اور ہم کس طرح باہمی پیار و محبت اور رواداری کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ بلکہ وہ مجھے زور دے رہے تھے کہ اعلان کرو۔ اس کو مَیں نے بتایا کہ آپ کے مفتی صاحبان جو ہیں وہ آپ کو وہاں پھر جینے نہیں دیں گے۔ بہرحال پھر انہوں نے کہا کہ جلسے پر ہمیں روحانی کھانا ملا ہے۔ ہمیں بلغاریہ میں اس کھانے کی ضرورت ہے۔ وہاں ہمیں یہ کھانا کب ملے گا؟ انہوں نے یہ مجھ سے سوال کیا تھا۔ ان کو میں نے یہی کہا کہ اپنی حکومت کو کہیں جب حکومت ہمیں مشن کھولنے کی اجازت دے گی، تبلیغ کی اجازت دے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ ہوگا۔ تو دنیا بے چین ہے حق کو دیکھنے اور سننے اور پانے کے لئے لیکن شیطان بھی اپنا کام کر رہا ہے۔ دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ جلد ہی جہاں جہاں روکیں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دور فرمائے اور ان لوگوں کی پیاس بھی بجھ سکے جو اسلام کا حقیقی پیغام سننا چاہتے ہیں۔

کوسووو سے آنے والے ایک دوست نے بتایا کہ مَیں پہلی دفعہ آیا ہوں اور حکومتی محکمے میں کام کرتا ہوں۔ مَیں نے کل بیعت کی ہے۔ مَیں کبھی سوچ نہیں سکتا تھا کہ ایسا عظیم الشان جلسہ ہوسکتا ہے۔ اگر جرمنی کا ملک بھی یہ کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا۔ صرف جماعت احمدیہ کی ہی یہ خوبی ہے کہ وہ ایسا عظیم الشان جلسہ کرسکتی ہے جس میں صرف امن، محبت، پیار اور رواداری ہو۔

بوسنیا کے وفد کی ایک ممبر خاتون نے مجھ سے ملاقات میں مجھے بتایا کہ میں نے بہت سے سوالات آپ سے پوچھنے تھے۔ لیکن آپ کا جو جلسے والا خطبہ جمعہ سنا تو اس میں سارے سوالات کے جواب دے دیئے گئے ہیں اور میرے تمام سوالوں کا جواب مل گیا ہے۔ اب میرا کوئی سوال نہیں رہا۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کرتی ہوں کہ خلافت کے تابع ہوں۔ انہوں نے بیعت بھی کی تھی۔ ان کو میں نے بتایا بھی کہ یہ خطبہ تو پرانے احمدیوں کے لئے تربیت کے لئے تھا، تمہارے سوال کیا ملے۔ لیکن انہوں نے کافی نکات اس میں سے نکالے کہ جن کا صحیح فہم و ادراک حاصل ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ اس طرح بھی لوگوں کے دلوں کو کھولتا ہے کہ کوئی بات کسی کے دل پر اثر کر جاتی ہے اور وہی اس کی اصلاح کا ذریعہ بن جاتی ہے، ہدایت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

جرمنی میں جرمنوں سے ایک علیحدہ خطاب بھی ہوتا ہے۔ اس میں تقریباً دوسو جرمن اور دوسری قوموں کے لوگ تھے۔ تقریباً کُل چار سو سے اوپر یا ساڑھے چار سو کے قریب تھے۔ اور ایک سیاستدان واگنر صاحب ہیں۔ میرا کہتے ہیں کہ مَیں تین سالوں سے جلسے کے موقع پر ان کے خطابات سن رہا ہوں لیکن آج کے خطاب نے مجھے بہت متاثر کیا ہے کیونکہ بہت واضح خطاب تھا۔ ٹُو دی پوائنٹ (to the point) تھا اور امن کے لئے بہت اچھی کوشش ہے اور مجھے سارے سوالوں کے جواب مل گئے۔ تو غیروں کو بھی اس طرح اللہ تعالیٰ اطمینان کرواتا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک بڑی حیران کر دینے والی بات ہے کہ اتنا بڑا مجمع کتنے امن وسکون کے ساتھ رہ رہا ہے۔ کوئی بھی کسی قسم کا مسئلہ کھڑا نہیں کر رہا۔ اگر اتنا بڑا مجمع جرمن لوگوں کا ہوتا تو کچھ لوگ ان میں ضرور ہوتے جو ماحول کو خراب کرتے۔

ایک مہمان کارل ہینز (Karl Heinz) صاحب نے میرا خطاب سننے کے بعد کہا کہ وہ باتیں کہی ہیں جو پوپ نے بھی کبھی نہیں کہہ سکنی تھی۔ میڈیا میں مسلمانوں کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے جیسا کہ وہ سارے تشدد پسند ہوں اور ان کے خلاف اکسایا جاتا ہے اور عیسائیوں کو بطور معصوم پیش کیا جاتا ہے۔ آج مجھے اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم کا علم ہوا ہے۔ پھر کہتے ہیں ایک پُر امن ماحول ہے۔ بڑی تعجب کی بات ہے کہ اتنے زیادہ لوگ اتنے پیار سے اور مہذبانہ طریقے پر اکٹھے رہ رہے ہیں۔

ایک مہمان حسین صاحب تھے۔ وہ میری تقریر سننے کے بعد کہتے ہیں خطاب تو بڑا اچھا لگا۔ بہت سی باتوں پر یقین نہیں ہے لیکن پھر بھی مجھے خطاب اچھا لگا۔ جلسے کا ماحول حیرت انگیز تھا اور یہ کیونکہ مسلمان ہیں اس لئے انہیں خطاب بھی بہرحال اچھا لگا، باتیں بھی اچھی لگیں، جماعت کا اطاعت کا جذبہ بھی اچھا لگا لیکن کہتے ہیں مجھے پھر بھی اختلاف ہے۔

ایک مہمان ڈومینک (Dominik) صاحب کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کے خطاب سے ہماری معلومات میں اضافہ ہوا۔ جماعت کا پہلے سے کچھ تعارف تو تھا لیکن خلیفہ کی تقریر سننے کے بعد بہت سی نئی باتوں کا علم ہوا۔

پھر ایک مہمان کہتے ہیں آپ نے آج رواداری اور مساوات کی جو تعلیم پیش کی ہے یہ بہت ہی اعلیٰ تعلیم ہے۔ یہ جرمن قانون کے عین مطابق ہے۔ میرے ساتھ یونیورسٹی میں ایک احمدی پڑھتا ہے اور اس کے عمل سے نظر آتا ہے کہ احمدی مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں میں فرق ہے۔

پس یہ عملی فرق ہے جو ہم نے ہر سطح پر ہر طبقے میں دکھانا ہے اور دکھانا چاہئے اور یہ بہت بڑا ذریعہ ہے تبلیغ کا۔ اس لئے ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے عملی نمونوں کی طرف لوگوں کی نظر ہے۔

ایک جرمن کہتے ہیں کہ یوں لگتا تھا کہ یہ خلیفہ کا خطاب میں نے لکھا ہے کیونکہ اس کا ہر لفظ میرے دل کی آواز تھی۔ مسجد کے سنگ بنیاد کے دوران ویزبادن شہر کی پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر نے لارڈ میئر کی نمائندگی میں اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے بہت ساری باتوں کے علاوہ یہ کہا کہ آپ کی جماعت شہر میں مختلف موقعوں پر اور پروگراموں میں بڑا فعال اور مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔ آپ یہاں غیر قوموں کے لوگوں سے تعلق قائم کرنے میں سب سے آگے ہیں۔ آپ غیر مسلموں میں وہ خوف دور کرتے ہیں جو بعض دوسرے شدت پسند مسلمانوں کے رویہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ آپ ہمیشہ امن کے قیام کی کوشش کرتے ہیں۔

صوبہ ہیسن (Hessen) کی صوبائی حکومت کی نمائندگی میں وزارت انٹیگریشن کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے کہ اس طرح آج میں ایک تقریب میں شامل ہو رہا ہوں اور مسجد کی مبارکباد پیش کی۔

پھر بعض مہمان جو مسجدوں میں آئے ان کے تاثرات یہ ہیں۔ ایک قطعۂ زمین جو ہم نے مسجد کے لئے لیا وہ ایک بیوہ کی ملکیت تھی جس نے چالیس سال تک یہ پلاٹ اپنے پاس رکھا۔ بعد میں بڑھاپے کی وجہ سے شہر کی انتظامیہ کو فروخت کر دیا۔ یہ خاتون تقریب میں موجود تھی اور جب انہوں نے میرا خطاب سنا تو کہنے لگی کہ مجھے خوشی ہے کہ جس جگہ کی مَیں مالک تھی میرے بعد وہاں خدا کی عبادت کی جائے گی اور اس زمین پر اللہ تعالیٰ کا گھر آباد ہو گا اور ہمیشہ قائم رہے گا اور خلیفۃ المسیح نے جو کچھ کہا ہے اس سے مجھے بہت اطمینان ہوا کہ واقعی جیسا کہا گیا ہے ویسا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان حکیم چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

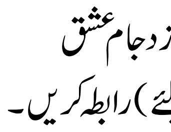

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS · LJ · SIGN OF PURITY
Since 1948

ہی ہے۔ بلکہ ایک بہت پرانے بوڑھے جرمن کا ایک تبصرہ مجھے یہ بھی ملا کہ مَیں نے تو مرجانا ہے اور مجھے فکر تھی کہ قوموں میں اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔ اگر جرمنی میں جرمنوں پر ایسی حالت ہوتی ہے تو کیا بنے گا، اس پر کون لوگ قابض ہوجائیں گے۔ لیکن آج جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی باتیں سن کے مجھے یہ یقین ہوگیا ہے کہ جرمنی پر اگر کوئی ایسی صورتحال ہوئی تو یقینا جماعت احمدیہ کے ہاتھوں ہی جرمنی آئے گا اور بڑے محفوظ ہاتھوں میں ہوگا۔

ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ کی بات بہت دوستانہ، ذاتی اور براہ راست تھی۔ خلیفہ کا پیغام ہمیں پہنچ گیا ہے۔ ہمیں ایک دوسرے سے محبت کرنی چاہئے، نفرت نہیں۔ اسلام کو کچھ لوگوں کے اعمال کی وجہ سے تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے جو بالکل غلط ہے۔

لجنہ کی طرف مسجد کا جو پروگرام تھا وہاں ایک خاتون ٹیچر گئیں تو جب بچیاں میرے سے چاکلیٹ لے رہی تھیں تو بعض بچیاں رو کے اپنے لئے دعا کے لئے بھی کہتی تھیں تو کہتی ہیں کہ اتنی چھوٹی عمر سے کسی سے ایسی محبت مَیں نے کبھی نہیں دیکھی۔ میں آج بہت متاثر ہوئی ہوں۔

پھر مسٹر جوکم آرنلڈ (Mr Joachim Arnold) ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر کمشنر آف کاؤنٹی نے اپنے ایڈریس میں بہت ساری باتوں میں سے یہ بھی کہا کہ پچیس سال سے اس بات پر گواہ ہوں کہ احمدیہ مسلم جماعت ہمیشہ رواداری کا پاس رکھتی ہے اور معاشرے میں اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ آپ کی مسجد اس بات کی نشانی ہے کہ یہاں مذہبی رواداری ہے اور ایک دوسرے سے رواداری کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

ایک مہمان نے کہا کہ مَیں نے خلیفۃ المسیح کی تقریر آدھی اردو میں اور آدھی جرمن میں سنی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ براہ راست خلیفۃ المسیح کی آواز سننا چاہتا تھا اور اردو زبان بھی سننا چاہتا تھا۔ اور پھر انہوں نے کہا کہ بڑی اچھی تقریر تھی اور مجھے بہت اچھا لگا۔ آپ نے اپنی جماعت کو حکم دیا کہ وہ ملک کی ترقی کے لئے کام کریں۔

تو لوگوں کے جماعت کو پرکھنے کے، سننے کے اپنے عجیب عجیب انداز ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی چلائی ہوئی ہوا ہے۔ کسی شخص یا عہدیدار کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اس کی محنت کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ محنت تو پہلے بھی ہوتی تھی لیکن نتائج نہیں نکلتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ یہ نتائج نکلیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ ہوا بھی چلائی اور ان کے رویّے بالکل بدلتے چلے جارہے ہیں۔

جرمنی کی ایک پارٹی کے ممبر ہیں مہمت ترن (Mehmet Turan) صاحب کہتے ہیں کہ آپ کے خطاب سے تمام سیاستدان بیحد متاثر ہوئے اور اس کا اظہار ان کے چہروں سے بھی عیاں تھا۔ خلیفۃ المسیح کی یہ بات بڑی مؤثر اور پر حکمت ہے کہ آپ نے اپنی جماعت کے تمام ممبران کو ملک جرمنی کی ترقی میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

پھر ایک مہمان نے کہا کہ مجھے آج کی تقریب نے حیران کردیا ہے۔ جرمن لوگوں کو چاہئے کہ آپ احمدی لوگوں سے کچھ سیکھیں۔ پس ہمیں، یورپ میں رہنے والوں کو بھی کسی کمپلیکس میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آج دنیا کی رہنمائی کی باگ ڈور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو دی ہے۔ پس اس کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے تعلق کو اللہ تعالیٰ سے مضبوط کریں پھر انشاء اللہ تعالیٰ یہ انعامات بھی ضرور ملنے والے ہیں۔

مسجد مہدی میونخ کے افتتاح کے موقع پر مہمانوں کے تاثرات یہ ہیں۔ ایک جرنلسٹ نے میرے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ جو امن کا پیغام دیا ہے اس کا اظہار بھی ہورہا تھا اور سارے ہال پر اس کا گہرا اثر تھا۔

ایک خاتون کہتی ہیں کہ خلیفۃ المسیح نے جب اپنے ایڈریس میں ڈاکٹر مہدی علی صاحب کی شہادت کا ذکر کیا تو میں برداشت نہ کرسکی اور رونے لگی۔ پھر خلیفۃ المسیح نے جب یہ کہا کہ اس شہادت کے باوجود ہماری خدمت کے جذبے میں کوئی کمی نہیں آئی اور ہم یہ خدمت جاری رکھیں گے تو اپنے جذبات پر قابو رکھنا میرے لئے بہت مشکل ہوگیا۔

ایک خاتون کہتی ہیں۔ مَیں بہت متاثر ہوئی خاص طور پر جو امن کے لئے حل پیش کیا گیا ہے، یعنی دنیا کے سب انسانوں کو چاہئے کہ مذہب وملّت سے بالاتر ہوکر ایک دوسرے سے محبت کریں۔ نہ یہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی بڑھتی جائے۔ یہ تقریب بڑی کامیاب رہی۔ پروگرام کے لئے صرف اپنی جماعت کے لوگوں کو نہیں بلایا۔ یا سیاستدان ہی نہیں بلائے بلکہ ہمسایوں کو بھی دعوت دی۔ یہ بھی بڑی اچھی بات تھی اور اس نے مجھے بڑا متاثر کیا۔

پس مسجدوں کے افتتاح کے موقع پر یہ پیغام جو احمدیوں کو دیا جاتا ہے کہ نئے رستے کھلیں گے۔ اس طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں جب اس کے علاقے میں کسی مسجد کا افتتاح ہوتا ہے یا مسجد بنتی ہے۔

جرمنی میں جلسے کے تیسرے دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت بھی ہوئی تھی جس میں انیس (19) قوموں کے تراسی (83) لوگوں نے بیعت کی توفیق پائی جو وہاں موجود تھے۔ بعض بیعت کرنے والوں کے واقعات بیان کرتا ہوں۔

ایک البانین مہمان ایڑوین صاحب پہلے مسلمان تھے۔ انہوں نے بتایا کہ مَیں نے حدیثوں کی کتاب میں پڑھا تھا۔ جب امام مہدی علیہ السلام نازل ہوں گے تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ان کی بیعت میں شامل ہو۔ چنانچہ بیعت میں شامل ہوکر ان کی عجیب قلبی کیفیت تھی۔ کہتے ہیں دوسری بات جس نے مجھے متاثر کیا وہ ایک کثیر تعداد میں سعید الفطرت روحوں کا خوابوں کے ذریعہ سے خبر پاکر جماعت میں شامل ہونا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ واقعی الٰہی جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ خود دلوں کو اس جماعت کی طرف کھینچ رہا ہے۔

پھر ایک مہمان حیدر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ چند سال قبل جبکہ انہیں جماعت کے بارے میں کوئی معلومات نہیں تھیں ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ دوست کے ہمراہ ہیں اور اس وقت انہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے چنانچہ وہ اور ان کے ایک دوست نماز پڑھنے کے لئے ایک پہاڑ پر چڑھنے لگتے ہیں۔ غالباً پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھائی جانی ہے۔ جب وہ بلندی پر پہنچتے ہیں تو وہاں انہیں مختلف داڑھیوں والے افراد نظر آتے ہیں جو ایک دوسرے کو دھکا دے رہے ہیں اور مار پیٹ کررہے ہیں۔ کہیں آگ لگی ہوئی ہے اور ایک عجیب خوفناک صورتحال ہے۔ اس پر حیدر صاحب اپنے دوست سے کہتے ہیں کہ یہاں سے نکلو ورنہ یہ لوگ ہمیں بھی ماردیں گے۔ چنانچہ وہ وہاں سے روانہ ہوتے ہیں اور تھوڑی ہی دور پر انہیں ایک سرسبز وشاداب وادی نظر آتی ہے جو چاروں طرف سے خوبصورت تناور درختوں سے گھری ہوئی ہے۔ اس وادی میں سفید لباس میں ملبوس نمازیوں کی ایک کثیر تعداد انتہائی نظم وضبط کے ساتھ نماز کے لئے صف آراء ہے اور ان کے سامنے ایک شخص کھڑا ہے جو ان کی امامت کرارہا ہے۔ میں اپنے دوست سے پوچھتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں؟ وہ بتاتا ہے کہ یہ احمدی لوگ ہیں اور اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ اس وقت میں جماعت کے نام سے بھی واقف نہ تھا، نہ میرا کسی احمدی سے رابطہ تھا۔ یہی خواب میرے لئے قبول احمدیت کا موجب بنی۔

پھر مراکش کے ایک دوست عبد القادر صاحب کہتے ہیں کہ چھ سال قبل احمدیت سے متعارف ہوا تھا لیکن چند ہفتے قبل احمدیت کی تلاش میں جماعت کے ایک نماز سینٹر پہنچا اور جماعت کا مزید تعارف حاصل کیا اور نمازوں اور جمعوں پر آنا شروع کیا۔ مجھے جلسہ سالانہ جرمنی کے لئے دعوت دی گئی۔ مَیں اس میں شامل ہوا جلسہ کا روحانی ماحول دیکھ کر اور خلیفہ وقت سے احباب جماعت کی محبت اور اطاعت دیکھ کر میرے دل میں ایک غیر معمولی تبدیلی آئی کہ یہ یقینا سچوں کی جماعت ہے۔ اس پر مَیں نے جماعت میں داخل ہونے کا فیصلہ کرلیا اور بیعت کرلی۔

پھر سویڈن سے عراق کے ایک دوست ہیں۔ کہتے ہیں جلسے کا روحانی ماحول دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ وہ کہتے ہیں یہی وہ حقیقی اور سچی جماعت ہے جس کی مجھے تلاش تھی اور یہی جماعت احمدیہ میرے سب سوالوں کا جواب ہے اور پھر جلسے پر انہوں نے بیعت کرلی۔

بیلجیم سے ایک غانین دوست عباس صاحب جلسے پر آئے تھے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں خدا کو دیکھ رہا ہوں اور خدا تعالیٰ بھی رحمت کی نظر سے مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں ایک تبلیغی میٹنگ میں گیا اور وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو دیکھ کر مجھے یاد آیا کہ یہ تو وہی شخص ہیں جنہیں مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ مَیں پوری میٹنگ میں تصویر دیکھ کر روتا رہا اور اب جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آیا ہوں اور میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مَیں احمدیت کے ہر مخالف کو کہتا ہوں کہ اگر وہ جلسے کا ماحول دیکھ لیں اور ایک بار آکر جلسے میں شرکت کرلیں تو مَیں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ مخالفت چھوڑ دیں گے۔

پھر ایک مراکشی خاتون بیلجیم سے آئی ہیں۔ کہتی ہیں خواب دیکھا کہ امام مہدی آئے ہیں اور ایک چاند کی روشنی کی طرح انہوں نے کہا بشارت ہو، بشارت ہو۔ پھر بعد میں خلیفۃ المسیح الخامس کو دیکھا جنہوں نے انگریزی میں فرمایا Don't worry۔ مجھے کوئی علم نہ تھا کہ یہ بزرگ کون ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی تو آپ علیہ السلام ہی تھے جو مجھے خواب میں امام مہدی کے طور پر نظر آئے تھے۔ پھر میں جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوئی تو خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر یقین نہیں آیا اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے کہ یہ وہی شخص تھا جس کو خواب میں مَیں نے دیکھا تھا اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ سچی اور حقیقی جماعت ہے۔ چنانچہ بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوگئی۔

پھر فرانس سے ایک دوست آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں میں عیسائی فیملی میں پیدا ہوا ہوں۔ میں کوئی مذہبی پریکٹس نہیں کرتا۔ جب اپنے ماں باپ کے کہنے پر چرچ میں گیا تو سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بت رکھا تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ خدا کی عبادت کروں یا اس بت کی عبادت کروں۔ چنانچہ جس احمدی دوست سے رابطہ ہوا، انہوں نے مجھے جماعت کا تعارف کروایا اور معلومات مہیا کیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھنے کیلئے دی۔ جلسہ میں شامل ہوا۔ امام جماعت کا خطاب سنا اور میرے دل کی حالت بدل گئی اور مَیں جلسہ کے تیسرے دن بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوگیا ہوں۔ یہ مقامی فرانسیسی ہیں۔

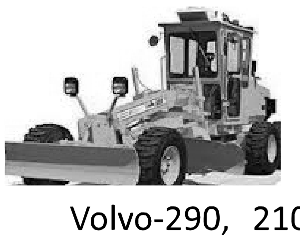
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

ہنگری سے آنے والے وفد کے انچارج صداقت صاحب کہتے ہیں کہ جرمنی میں ایک فیملی تھی۔ان سے انٹرنیٹ پر رابطہ تھا۔انہیں جلسے پر آنے کی دعوت دی تو اسلام کے بارے میں کیونکہ اچھا تاثر نہیں رکھتے تھے اس لئے انہوں نے پہلے تو انکار کیا۔لیکن بہرحال پھر تسلی دلائی تو اس پر وہ آ گئے اور تینوں دن جلسے میں شامل ہوئے اور میرا خطبہ جمعہ بھی انہوں نے سنا اور بہت غور سے سنا اور بڑے متاثر ہوئے۔پھر نماز کے ماحول کو دیکھا۔اس نے بھی انہیں بہت متاثر کیا کہ اس طرح کا ماحول انہوں نے زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا ہے۔اس کے بعد شام کو ان کی مجھ سے ملاقات تھی جس میں یہ بہت متاثر ہوئے۔انہوں نے بتایا کہ میں عیسائی پادریوں سے بھی ملتا رہتا ہوں لیکن ان کی باتوں کا کچھ بھی اثر نہیں کیونکہ میں ان کی باتیں ایک کان سے سنتا ہوں دوسرے سے نکال دیتا ہوں لیکن خلیفہ وقت کے الفاظ میرے دل میں اتر رہے تھے۔پھر کہتے ہیں کہ اسی روز رات انہوں نے اپنے بیٹے کو فون کر کے ساری تفصیل بتائی کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے انہیں وقت دیا اور بڑی شفقت اور پیار سے ہم سے باتیں کیں اور ہمیں پین وغیرہ دیا اور آخر میں ہاتھ پکڑ کر تصویر کھنچوائی۔

ہفتہ کے دن ان کی اہلیہ عورتوں کی جلسہ گاہ میں چلی گئیں۔عورتوں کی جلسہ گاہ کے انتظامات دیکھ کر بہت متاثر ہوئیں۔ظہر اور عصر کی نمازیں بھی احمدی خواتین کو دیکھ کر ان کی طرح ادا کرتی رہیں۔

پھر یہ کہتے ہیں ان کا مبلغین سے بھی رابطہ رہا۔مختلف مبلغین کے ساتھ ان کی سٹنگز (sittings) بھی ہوئیں جس میں انہیں اسلام اور احمدیت کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔موصوف نے بتایا کہ ہفتے اور اتوار کی درمیانی رات تقریباً دو بجے اپنے ہوٹل میں جہاں یہ رہائش پذیر تھے انہیں کمرے میں میری آواز آئی کہ جس طرح میَں نماز پڑھا رہا ہوں۔تو کہتے ہیں میَں نے آواز سنی اور اٹھ کر بیٹھ گیا اور اٹھنے پر انہیں آواز سنائی دیتی رہی۔کہتے ہیں میَں نے اپنی بیوی کو اٹھایا اور اسے خواب کے بارے میں بتایا۔اور کہاں تو یہ اسلام کے مخالف تھے لیکن پھر اس وجہ سے انہوں نے اتوار کی دوپہر کو جب بیعت ہوئی تو جلسے پر آ کر انہوں نے بیعت کرنے کا اظہار کیا اور بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئے۔

فرانس سے آئے ہوئے ایک عرب احمدی نے بتایا۔یہ اپنا ایک پرانا خواب بتا رہے ہیں۔کہتے ہیں خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے میَں نے رؤیا میں سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ يَآيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً۔ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۔وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ(الفجر:28-31) پھر ایک نوجوان کو دیکھا جس کے بارے میں مجھے خواب میں کہا گیا کہ یہ تمہارا نیا خلیفہ ہے۔تو کہتے ہیں اس رؤیا کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات ہوگئی اور جب انتخاب خلافت ہوا تو مجھے یہ رؤیا یاد آ گیا اور جب میں نے تصویر دیکھی تو آپ ہی تھے۔

پھر سپین کے علاقہ مرسیا سے آئے ہوئے ایک مراکشی نو احمدی نے بتایا کہ ایک مراکشی احمدی الطیب الفرح کے ساتھ کام کیا کرتے تھے۔ان کی اخلاقی اور دینی حالت سے بہت متاثر تھے۔وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ کئی مراکشی لوگ ان سے استہزاء کا سلوک کرتے ہیں۔ایک روز کسی نے مجھے کہا کہ کیا تم بھی قادیانی ہو؟ میَں نے کہا وہ کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ الطیب الفرح قادیانی ہے۔میں نے جب طیب صاحب سے پوچھا کہ قادیانیت کیا چیز ہے۔تو جماعتی عقائد کے بارے میں مجھے تفصیل سے انہوں نے بتایا اور پھر جب میں نے ایم ٹی اے دیکھا تو وہاں بھی بیٹھے ہوئے لوگوں کے چہروں سے نظر آ گیا کہ یہ جھوٹوں کے چہرے نہیں ہیں۔کہتے ہیں کہ اس بات پر میَں نے تحقیق کی اور پھر بیعت کر لی۔

کہتے ہیں بیعت کے بعد میَں نے خواب میں دیکھا کہ میَں اور میری اہلیہ آپ کے گھر آئے ہیں۔مجھے کہہ رہے ہیں کہ دروازہ کھٹکھٹانے پر آپ نے دروازہ کھولا اور اندر بٹھایا، ضیافت فرمائی۔پھر ہم نے نمازیں ادا کیں۔جب انہوں نے بیعت کی ہے تو اکیلے تھے۔چار سال تک اکیلے تھے اور لوگ ان کو تمسخر کا نشانہ بنایا کرتے تھے لیکن جماعت نہیں تھی۔پھر انہوں نے مجھے خط بھی لکھا اور جواب میں جب میَں نے انہیں یہ لکھا کہ آپ دعا بھی کیا کریں کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ (الانبیاء:90)۔تو کہتے ہیں کہ یہ دعا کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پھر ایک سے دو، دو سے چار کر دیئے اور مزید احمدی بیعت میں شامل ہوئے۔اب وہاں ایک فیملی شامل ہوئی ہے، گیارہ احمدیوں کی جماعت بن گئی ہے۔

پھر ایک اور دوست ہیں جو اٹلی میں ہیں، وہاں نمازیں پڑھایا کرتے تھے۔بیعت کر لی تو لوگ ان کا مذاق اڑاتے تھے۔اس بات پر پریشان تھے۔میَں نے انہیں کہا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نماز پڑھانے کے لئے چنا ہے۔پہلے تو آپ ایسے لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے جو مومن نہیں تھے۔بہرحال ایک خوبصورت ماحول میں اچھی باتیں وہاں ہوتی رہیں۔ہر ایک اچھا اثر لے کے گیا۔

پریس اور میڈیا نے بھی مساجد کے افتتاح کی، جلسہ سالانہ کی کافی کوریج دی ہے۔اس کے مطابق ساٹھ سے زائد رپورٹس اور خبریں مختلف چینلوں میں آئی ہیں۔اخبارات کے علاوہ چار ٹی وی چینلز، چار ریڈیو سٹیشن بھی اس میں شامل ہیں۔اور جماعت کا ایک اندازہ ہے کہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ مجموعی طور پر سینتیس ملین (37 million) افراد تک پیغام پہنچا ہے۔پس یہ باتیں اللہ تعالیٰ کی خاص تائید کا اظہار کرتی ہیں۔یہ باتیں تو ہوگئیں جو جلسہ اور مساجد کے افتتاح یا سنگ بنیاد کی تقریبات کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہمیں دکھاتی ہیں۔

اب میَں بعض باتیں وہ بھی کرنا چاہتا ہوں جو ہمیں اپنے جائزوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہیں۔جہاں ہمیں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے اور ہوتے ہیں کہ وہ کس کس طرح اپنی تائیدات اور نصرت کے نظارے دکھاتا ہے وہاں ہمیں اس بات کی بھی فکر ہونی چاہئے کہ کہیں ہم میں سے کسی ایک کی بھی کوئی ایسی حرکت یا ہماری شامت اعمال اسے ان فضلوں کا حصہ بننے سے محروم نہ کر دے۔دوسروں کو تو عموماً خوبیاں نظر آتی ہیں لیکن ہمیں اپنی کمی اور خامیوں کی طرف بھی نظر رکھنی چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ کس طرح ہم اپنی حالتوں اور اپنے کاموں کو بہتر کر سکتے ہیں۔خاص طور پر عہدیداران اور ان میں سے بھی خاص طور پر نیشنل عاملہ کے عہدیداران اور مرکزی کارکنان کو اس جائزے کی ضرورت ہے۔

وہاں بعض باتیں ایسی توجہ طلب تھیں یا خامیاں اور کمزوریاں تھیں (کہ جن کی طرف میَں نے جب توجہ دلائی) تو اس کے بعد جرمنی کے امیر صاحب نے مجھے یہ لکھ دیا کہ ہم میں جو کمزوریاں رہ گئی ہیں اس کے لئے معذرت اور معافی۔لیکن یہ لکھ دینا کافی نہیں جب تک سارا سال ان باتوں کے جائزے نہ لیں اور عملی طور پر اس کی درستی کے سامان نہیں کرتے، اس معذرت کا کوئی فائدہ نہیں۔معذرتیں اور معافیاں تو کوئی فائدہ نہیں دے سکتیں۔اصل چیز اصلاح ہے اور عملی کوشش ہے۔

ایک جرنلسٹ خاتون جو وہاں غالباً میسیڈونیا سے آئی ہوئی تھیں۔انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ جلسے کے تمام انتظامات سے مطمئن ہیں؟ اس کی کیا نیت تھی، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ہوسکتا ہے یہ بھی ہو کہ بعض کمیوں کی طرف نشاندہی کرنا چاہتی ہو۔اگر میَں کہوں کہ سو فیصد مطمئن ہوں تو اگلا سوال پوچھ سکتی تھی۔میَں نے ان کو یہی جواب دیا کہ ترقی کرنے والی قومیں خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہوتی ہیں۔چند لوگوں کی تعریفیں سن کر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا اور بہت اعلیٰ کام ہوگیا اور ظاہری کمیاں جو ہیں ان کو ہم بھول جائیں۔یہ تو کبھی نظر انداز نہ ہوسکتی ہیں، نہ ہونی چاہئیں۔تو بہرحال اس پر وہ خاموش ہوگئی۔اب ساؤنڈ سسٹم کا ہی مسئلہ ہے۔دو تین دفعہ ایسے وقت میں خرابی ہوئی جب میرے پروگرام تھے۔بہرحال اس پر جب میں نے بتایا کہ تم نے بھی ساؤنڈ سسٹم کا پروگرام دیکھا، اس میں خرابی ہوئی۔تو اس نے سوال تو آگے نہیں کیا۔وہ چپ ہوگئی۔شاید اس لئے بھی چپ ہوگئی کہ خود ہی اپنی غلطیوں کی نشاندہی کر رہے ہیں۔بیشک یہ ٹھیک ہے کہ کسی کام میں سو فیصد perfection نہیں آ سکتی لیکن بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش ضرور ہونی چاہئے اور ساؤنڈ سسٹم میں جو گڑبڑ ہوئی ہے وہ تو خالصتاً لاپرواہی کی وجہ سے ہوئی ہے۔جبکہ میَں ایک دن پہلے کارکنوں کو مخاطب کر کے یہ کہہ چکا تھا کہ اگر آپ کے کام میں کوئی خرابی پیدا ہوگی تو لاپرواہی سے پیدا ہوگی ویسے تو ماشاء اللہ سب trained ہیں۔اس لئے چھوٹے سے چھوٹے کام کو بھی معمولی نہ سمجھیں۔لیکن شاید افسروں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ ہدایت کارکنوں کے لئے ہے ہمارے لئے نہیں اور اسی وجہ سے یہ سب خرابیاں پیدا ہوئی ہیں۔اور اب تحقیق کے بعد جو باتیں سامنے آ رہی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو بے احتیاطیاں کی گئیں وہ لاپرواہی کی وجہ سے تھیں اور کسی بڑے حادثے کی وجہ بھی بن سکتی تھیں۔بجلی کے پوائنٹس کو بغیر کسی نگرانی کے چھوڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے کسی نے آ کر لاؤڈ سپیکر کا پلگ نکال دیا جس کی وجہ سے آواز بند ہوگئی۔یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔پھر جلسہ کی انتظامیہ کو اپنے لوڈ (load) کا بھی پتا ہونا چاہئے کہ بجلی کا کتنا لوڈ ہمارے پاس ہے اور کوئی زائد چیز ہم لگا بھی سکتے ہیں کہ نہیں۔اب وہاں چائے بنانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔اسی پلگ (Plug) میں ساؤنڈ سسٹم ہے، اسی پلگ میں چائے کا نظام رکھا ہوا ہے جس کی وجہ سے ایک فیوز (fuse) اڑ گیا۔ایک وقت میں اس لئے آواز بند ہوگئی۔تو میَں بار بار احتیاط کے لئے کہتا ہوں اور سکیورٹی کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور سب سے بڑا سکیورٹی پوائنٹ یہ فیوز باکس اور پلگ کنکشن (plug connection) وغیرہ ہوتے ہیں۔یو کے کا بھی جلسہ ہو رہا ہے۔ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایک تو مکمل سکیورٹی چوبیس گھنٹے ایسی جگہوں پر ہونی چاہئے جہاں کہیں بھی مین مارکی کے اندر بجلی کے پوائنٹس ہوں۔اور چائے وائے بنانی ہے تو دوسری جگہوں پر بنا کر کارکنوں کے لئے لایا کریں۔

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

امیر صاحب جرمنی ایک یہ جواب دیتے ہیں کہ اگلے سال ہم اس کمپنی کو بدل دیں گے جن سے یہ ساؤنڈ سسٹم لیا تھا، ان کی negligence ہے۔ یہ تو بالکل بچگانہ باتیں ہیں۔ اگر بدل کر پھر بے احتیاطی کرنی ہے، تو پھر یہی نتیجے نکلیں گے۔ جب تک ہر معاملے میں مکمل اطاعت کی عادت نہیں ڈالتے، بات سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے اس وقت تک یہی کچھ ہوتا رہے گا۔ یہ غلطیاں اور چھوٹی چھوٹی خامیاں سامنے آتی رہیں گی۔

اب بیعت کے وقت میں بھی آواز بند ہوگئی۔ اس کے بھی کئی بہانے ہیں۔ یہ تو اچھا ہوا کہ میں نے بیعت کے الفاظ دوبارہ دہرا دیئے۔ دنیا سے فوراً شکریہ کی فیکسیں آنی شروع ہوگئی تھیں کہ آپ نے الفاظ دہرا دیئے، بڑا اچھا کیا۔ ورنہ ہمیں تو آواز نہیں پہنچی تھی اور ہم بیعت کے الفاظ سے محروم رہ گئے تھے اور خاص طور پر پاکستان والے کہتے ہیں کہ جب بیعتیں ہوتی ہیں تو عموماً انگریزی میں الفاظ دہرائے جاتے ہیں۔ اردو کی بیعت بہت کم ہوتی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اردو میں بیعت ہو تو ان کی طرف سے بہت زیادہ اس بات کا اظہار ہوا۔ تو اس طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔

اسی طرح انتظامیہ جرمنی جو ہے ان کو کھانے کے معاملے میں پچھلی دفعہ بھی مَیں نے توجہ دلائی تھی۔ اب مجھے پتا چلا ہے کہ وہاں روٹی جو استعمال کی گئی ہے اس میں بعض دفعہ بعض ایسے پیکٹ تھے جن کی تاریخ ایکسپائر (expire) ہوئی ہوئی تھی۔ اس بارے میں بھی ان کو تحقیق کر کے رپورٹ دینی چاہئے۔ اور ان تمام کمیوں اور خامیوں کو یہ جو سامنے آگئیں یا مزید کارکنوں سے پوچھ کے جو بھی ہیں، جیسا کہ میں نے کہا ہوا ہے ایک لال کتاب بنانی چاہئے۔ اس ریڈ بُک (Red Book) میں سب خامیاں اور کمیاں سارا کچھ لکھا جانا چاہئے اور پھر ان کو دیکھ کر آئندہ سال کے لئے بہتری کے سامان بھی کرنے چاہئیں، پڑھنا بھی چاہئے، صرف یہ نہیں کہ لکھ لیا۔ اس پر غور سارا سال ہونا چاہئے کہ کس طرح ہم اس کو بہتر سے بہتر کر سکتے ہیں۔ بہر حال عملی طور پر بہتری کریں تبھی اس کا مداوا ہو سکتا ہے، صرف باتوں میں نہیں۔ اور اگر توجہ ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ کینیڈا کی جماعت میں بھی ایک سال اسی طرح ہوا تھا۔ اُن کو میں نے توجہ دلائی اور انہوں نے توجہ کی۔ عملی اقدام اٹھائے۔ اب وہاں کے لوگ لکھتے ہیں کہ بہت بہتر انتظام ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے بات کو سنا اور اس پر عمل کیا یا عمل کرنے کی پوری کوشش کی۔

جرمنی والے بھی اس اصول پر چلیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ بہتری ہوگی۔ عام کارکن اور افراد جماعت تو بے چین ہو ہو کر لکھتے ہیں اور اب بھی شاید لکھیں گے لیکن نیشنل عہدیداروں کو اپنے خولوں سے باہر آنے کی ضرورت ہے۔ وہ باہر نکلیں اور اپنے آپ کو افسر نہ سمجھیں بلکہ خادم سمجھ کر جماعت کی خدمت کریں۔ اپنے اندر یہ سوچ پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے اور جو بھی کامیابیاں جماعت کو مل رہی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے موصوف و منسوب کریں۔ عاجزی اور انکساری اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ سب عہدیداروں میں یہ روح پیدا ہو جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بڑھ کر جذب کرنے والے ہوں۔

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عزیزم سید منیب احمد وقف نو نے امسال اپنے اسکول Ruchika High School میں دسویں جماعت کے ICSE بورڈ کے فائنل امتحان میں 95.33% نمبر حاصل کر کے اپنے اسکول میں اوّل اور بھونیشور شہر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیز مکرم سید بشیر احمد صاحب مرحوم خوردہ بھونیشور کا پوتا اور محترم محمد یوسف صاحب مرحوم آف کھڈہ قادیان کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید نمایاں کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور صحت و سلامتی کے ساتھ دینی و دنیاوی علمی ترقیات عطا فرمائے۔

(حمیدہ خانم اہلیہ سید عطاء المجیب۔ بھونیشور اڑیسہ)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی حضور انور

العزیز کا ”مسجد المہدی“ میں ورود مسعود ہوا۔ مقامی جماعت کے افراد مرد و خواتین جوان بوڑھے بچے بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ ان کے لئے آج کا دن انتہائی خوشی و مسرت کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم اس سرزمین پر پہلی دفعہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا اور اپنے پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور بچوں اور بچیوں کے گروپس نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

ریجنل امیر مکرم ظفر احمد ناگی صاحب، ریجنل مبلغ منور حسین طور صاحب، صدر جماعت Freising مکرم مظفر احمد گوندل صاحب اور صدر جماعت Munich مکرم مرزا وسیم احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقعہ پر Neafahrn شہر کے میئر Mr. Franz Heilmeier نے بھی حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ موصوف حضور انور کے استقبال کیلئے آئے ہوئے تھے۔ حضور انور نے میئر صاحب سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں بادام کے درخت کا پودا لگایا اور علاقہ کے میئر Mr. Franz نے بھی ایک پودا لگایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ جس کے ساتھ ہی ”مسجد المہدی“ کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد سے ملحق دفاتر، کچن، اور عمارت کے دیگر حصوں کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے، جہاں بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ خواتین اس دوران مسلسل شرف زیارت سے فیضیاب ہوتی رہیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ ہال سے باہر تشریف لائے تو تمام بچوں کو جو ایک جگہ جمع تھے ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ”مسجد المہدی“ کے افتتاح کے حوالہ سے مسجد کے قریب ہی ایک Oskar- Maria -Graf Gymnasium کے ہال میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا، جس میں بڑی تعداد میں جرمن مہمان شامل ہوئے۔

پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے اور چھ بجے ہال میں تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی تمام مہمان پہنچ چکے تھے اور اپنی اپنی نشستوں پر حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں داخل ہوئے۔ تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور استقبال کیا۔ آج اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کی مجموعی تعداد 264 تھی جن میں جرمنی کی نیشنل اسمبلی کے دو ممبران پارلیمنٹ Hon.Mrs Rita Hagel Kehl, Hon Mr. Erich Iristorf صوبہ Bayern صوبائی اسمبلی کے پانچ ممبران پارلیمنٹ، اقوام متحدہ کے اعزازی سفیر برائے امن پروفیسر ڈاکٹر Heiner Bielefed، علاقائی کمشنر Mr. Heinz Grunwald مختلف علاقوں کے دس میئر صاحبان، 47 کی تعداد میں مختلف سیاسی شخصیات، بارہ کلچرل تنظیموں کے نمائندگان، علاوہ ازیں اساتذہ وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے سات نمائندے، جرنلسٹس بھی اس تقریب میں شمولیت کیلئے آئے۔ جرمنی کے اس صوبہ Bayern کے سب سے بڑے ٹی وی BR کی پوری ٹیم بھی یہاں موجود تھی۔ قبل ازیں ٹی وی کی یہ ٹیم مسجد المہدی بھی آئی تھی اور وہاں بھی اس نے کوریج دی۔

آج کی اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم رانا خالد احمد صاحب نے پیش کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ عزیزم عمر مظفر گوندل نے پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور شہر Neaufahrn کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ شہر، میونخ سے شمال مشرق میں 20 کلو میٹر دور واقع ہے اور 800ء میں اس کا نام تاریخ کے اوراق میں ملتا ہے۔ Neufahrn نام کا یہ مطلب ہے کہ وہ علاقہ جہاں مختلف دوسرے علاقوں سے آ کر لوگ رہتے ہیں۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1990ء میں عمل میں آیا۔

میونخ شہر اور اس علاقہ کو یہ ایک خصوصیت حاصل ہے کہ میونخ شہر کے ایک محلہ Passing میں آباد ایک جرمن خاتون Carola Mann صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں خط لکھا تھا۔ موصوفہ کا یہ خط اخبار البدر نے اپنے 14 مارچ 1907

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیما پوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کے شمارہ میں (جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط) کے عنوان سے شائع کیا تھا۔

موصوفہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا: خط کا ایک حصہ پیش ہے۔

’’میں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی تھی تا کہ آپ کو خط لکھوں۔ اور آخر کار اب مجھے ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے۔ میں آپ سے معافی چاہتی ہوں کہ میں آپ کو خط لکھتی ہوں لیکن بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں۔ آپ یقین رکھیں کہ پیارے مرزا میں آپ کی مخلصہ دوست ہوں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کی ’’مسجد المہدی‘‘ بن چکی ہے۔

مسجد کا یہ پلاٹ جس کا رقبہ ایک ہزار مربع میٹر ہے اور اس پر پہلے سے ہی ایک عمارت تعمیر شدہ موجود تھی، 11 جون 1986ء کو دو لاکھ 70 ہزار یورو کی قیمت میں خریدا گیا۔ اور یہ جگہ بطور سینٹر استعمال ہوتی رہی اور یہاں کے پہلے مبلغ مکرم عبدالباسط طارق صاحب تھے۔

سال 2013ء میں مشن ہاؤس کی اس عمارت کو مسجد کی شکل میں تبدیل کرنے کا کام شروع ہوا عمارت میں مزید توسیع کی گئی اور لجنہ کیلئے ایک علیحدہ ہال بھی بنایا گیا۔ اور ایک بڑا مرکزی کچن بھی بنایا گیا۔ جو مینار بنایا گیا ہے اس کی اُونچائی 8.50 میٹر ہے۔ مسجد کے ہالوں میں مردوں اور عورتوں کو ملا کر 200 سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں با قاعدہ ایک رہائشی حصہ بھی موجود ہے اور جماعتی دفاتر بھی ہیں۔

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد شہر Neufahrn کے میئر Mr. Franz Heilmeier نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔

عزت ماب خلیفۃ المسیح! میں آپ کو Neufahrn شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج جماعت احمدیہ کیلئے بڑا اہم اور خصوصی دن ہے کہ آپ کی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔

گزشتہ تیس برس سے آپ کا یہاں سینٹر قائم ہے اور آپ یہاں بہت مقبول ہیں۔ مجھ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ یہاں اتنا امن والا ماحول کیوں ہے اور جماعت کو بہت زیادہ Welcome کیا جاتا ہے۔ میں ہمیشہ اس کا یہ جواب دیتا ہوں کہ ہم اس جماعت کو بہت دیر سے جانتے ہیں۔ یہ جماعت ایک پر امن جماعت ہے۔ یہ وقار عمل کرتے ہیں اور ہمارے علاقے کی صفائی کرتے ہیں اور ہمارے ساتھ گھل مل کر رہتے ہیں اور ایک عزت کے ماحول میں رہتے ہیں اور پڑوسی بھی خوش ہیں۔ آج جو چھوٹا سا احتجاج ہو رہا ہے اس کا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم سب خوش ہیں اور آپ کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ آپ نے یہاں پارلیمنٹ میں نمائش بھی لگائی۔ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں آپ کی جماعت بہت مضبوط ہے جو ایک دوسرے کی مدد کرتی ہے۔ اب مینار کی تعمیر کے ساتھ آپ کا یہ سینٹر ایک مسجد میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ یہاں سکون سے رہیں میں عیسائی ہونے کے ناطے، ابراہیمی مذہب کا پیرو ہونے کے ناطے آپ کو دعائیں دیتا ہوں۔ آپ یہاں سکون سے رہیں اور خوش رہیں۔

اس کے بعد ضلع Freising کے ہیڈ Mr. Josef Hauner نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! یہ میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے کہ آج اس مجلس میں خلیفۃ المسیح موجود ہیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ یہاں تشریف لائے۔

جماعت احمدیہ کا ماٹو ’’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘‘ یہ بہت دیر سے مسجد میں آویزاں ہے۔ جب ۱۱ ستمبر کا واقعہ ہوا تو آپ نے ہاتھ سے لکھ کر یہ ماٹو لگایا۔ آپ یہاں امن سے رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم آپ کی اس کوشش کو سراہتے ہیں آپ کی جماعت دو سو سے زائد ممالک میں ہے اور آپ ہر جگہ امن کے قیام کیلئے کوشاں ہیں۔

آپ نے ہر جگہ نمائشیں لگائی ہیں اور اس صوبہ میں بھی اپنا مثبت کردار ادا کر رہے ہیں آج کا دن بہت بڑا دن ہے اور ہم سب مل کر آپ کی مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ میں بہت خوش ہوں اور آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ بڑی خوبصورت مسجد بنی ہے اور بڑی اچھی توسیع ہوئی ہے۔ آپ کی یہاں کی ساری جماعت نے مل کر کام کیا ہے۔ میں آپ کی اس خدمت کو سراہتا ہوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اب آپ اپنی اس مسجد میں ایسی دعائیں کریں جو امن کے قیام کا موجب بنیں اور ہم سب اپنی زندگیاں امن کے ساتھ گزارنے والے ہوں۔

بعد ازاں شہر Neufahrn کے سابق میئر Mr. Reiner Schneider نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا۔ عزت ماب خلیفۃ المسیح! سب سے قبل میں خلیفۃ المسیح کا یہاں آنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج کا دن بہت بڑا دن ہے صرف جماعت کیلئے نہیں بلکہ Neufahrn شہر کے لئے بھی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آج اس پروگرام میں اتنے زیادہ کثرت سے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ سب خوش ہیں اور اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم سب مل جل کر رہتے ہیں۔ اور ہم سب مل کر شہر Neufahrn میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

پہلی بار 1990 میں میرا آپ سے رابطہ ہوا۔ میں آپ کے بارہ میں بالکل لاعلم تھا۔ بہت تھوڑے عرصہ میں مجھے آپ کا علم ہو گیا کہ آپ امن سے رہنے والے لوگ ہیں۔ دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ تعاون کرتے ہیں اور خدمت کرنے والے لوگ ہیں۔

آپ کے کردار کی وجہ سے ہمارے لئے یہ بہت آسان ہو گیا کہ آپ مسجد بھی بنائیں اور مینار بھی بنائیں۔ ہم نے ہمسایوں سے مل کر بات کی اس کا جو نتیجہ آج سامنے آ رہا ہے کہ آپ کی مسجد بن چکی ہے۔

آپ کی مسجد کا مینار امن کیلئے ایک سمبل کے طور پر ہے۔ یہ مسجد صرف آپ کیلئے نہیں ہے بلکہ شہر Neufahrn کے رہنے والوں کیلئے بھی کھلی ہے۔ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ ہماری سوسائٹی میں امن قائم کرنے والے ہیں اور ہم اکٹھے ہیں۔

آج اس ’’مسجد المہدی‘‘ کے افتتاح کے موقع پر میں یہی کہتا ہوں کہ ایک دوسرے کو اپنے اندر جذب کریں۔ قبول کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر زندگی گزاریں۔

اس کے بعد ضلع Niederbayern کی حکومت کے صدر Mr. Heinz Grunwald نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔

عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں احمدیہ مسلم جماعت کو گزشتہ بیس سال سے زائد عرصہ سے جانتا ہوں۔ جب میں صوبہ Bayern کی گورنمنٹ میں غیر ملکی افراد کیلئے کام کرتا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ احمدی مسلمانوں کا کردار دوسری تنظیموں سے بالکل مختلف ہے۔ میں ہمیشہ جماعت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا رہا۔ انٹیگریشن کے حوالہ سے ہم ابھی مزید کام کر سکتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ کتنا مشکل کام ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ بالکل ہماری طرح ہو جائیں۔ آپ کی جماعت تو بالکل Open جماعت ہے۔ آپ ہر ایک کے ساتھ مل کر زندگی گزارتے ہیں۔ آپ لوگوں کے ساتھ بہت آسانی سے بات ہو سکتی ہے۔ آپ کے 35 ہزار سے زائد ممبران جرمنی میں ہیں۔ میں آپ کو آئندہ کیلئے دعائیں دیتا ہوں کہ آپ بڑھیں پھولیں اور پھلیں۔

بعد ازاں شہر Freising کے لارڈ میئر Mr. Tobias Eschenbacher نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں اس بات سے بہت خوش ہوں کہ آپ کے پاس موجود ہوں۔ Freising شہر کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یہ مسجد صرف Neufahrn کے علاقہ کی نہیں بلکہ ہمارے علاقہ کی بھی ہے۔ ہمارے علاقہ سے بھی لوگ ادھر آئیں گے۔

جو انسان ایک دوسرے کو جانتا نہیں اور ایک دوسرے سے خوف کھاتا ہے۔ تو باہمی بات چیت سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ آپ اپنے مذہب کو ظاہر کرتے ہیں۔ اپنا امن کا پیغام پہنچاتے ہیں اور شہر میں پودے لگاتے ہیں اور وقار عمل کرتے ہیں تو یہ سب باتیں اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ خدمت کرنا چاہتے ہیں اور مل جل کر رہنا چاہتے ہیں۔

میں نئی مسجد کے حوالہ سے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ خدا کا فضل آپ کے ساتھ ہو۔ خدا کی سلامتی آپ پر ہو۔ اس کے بعد جرمنی نیشنل پارلیمنٹ کے ممبر اسمبلی Mr. Erich Irlstofer نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔

عزت ماب خلیفۃ المسیح! آج اس تقریب میں شامل ہونے پر میں آپ سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے بڑا اچھا استقبال کیا ہے آپ کی جماعت گزشتہ 90 سال سے یہاں جرمنی میں کام کر رہی ہے۔ اور اب یہاں جرمنی میں آپ کی 225 جماعتیں ہیں۔ میں گزشتہ تیس سال سے صوبہ Bayern میں موجود ہوں۔ آپ لوگ صوبہ Bayern کے دل میں داخل ہیں۔ آپ نے اس صوبہ کی مخصوص ٹائیاں بھی باندھی ہوئی ہیں۔ مجھے اس سے خوشی ہوئی ہے۔ ہم نے صرف الفاظ پر زندہ نہیں رہنا بلکہ ایک دوسرے کی دوستی کو زندہ رکھنا ہے۔ آپ کی اس مسجد پر ہمیں فخر ہے کہ یہ ہمارے اس صوبہ میں موجود ہے۔ آپ یہاں امن سے رہیں۔ امن سے زندگی گزاریں۔ میں آپ کے لئے خدا کے فضل اور امن و سلامتی کی دعا کرتا ہوں۔

اس کے بعد اقوام متحدہ میں اعزازی سفیر برائے امن پروفیسر ڈاکٹر Heiner Bielefed نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ میرے لئے یہ بہت خوش قسمتی ہے کہ آج میں یہاں اس تقریب میں موجود ہوں۔ UN کی تنظیم مذہبی آزادی کے ممبر کی حیثیت سے میں برملا اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ آج دنیا میں سب سے زیادہ تکلیفیں جن کو دی جارہی ہیں وہ جماعت احمدیہ کے لوگ ہیں۔ ہمارا کوئی بھی پروگرام احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی جماعت احمدیہ پر ظلم ڈھائے جاتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں، انڈونیشا میں اور دوسرے ممالک میں بھی۔ قزاقستان میں جماعت احمدیہ کو بہت مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت بڑی کامیابیاں حاصل کر رہی ہے۔ مذہبی آزادی کے لئے جماعت نے بہت کوششیں کی ہیں۔ یورپین پارلیمنٹ میں آپ نے جو کامیابی حاصل کی ہے اس کا بڑا فائدہ ہوا ہے۔ اسائلم کے حوالہ سے آپ نے اچھی کاوش کی ہے۔ اور یہ کامیابی اسائیلم سیکرز کو فائدہ دے گی کہ جس شخص کو اپنا مذہب چھپانا پڑے اس کو پناہ دی جانی چاہیئے۔ پس یہ وہ جماعت ہے جس نے یہ کام کر کے دکھایا ہے۔

موصوف نے کہا یونائیٹڈ نیشن کے ہیومن رائٹس کے قانون میں یہ شق موجود ہے کہ اپنے مذہب کو بدلنے کی اجازت ہے۔

جب سر چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب پاکستان کے وزیر خارجہ تھے اس وقت پاکستان میں مذہبی آزادی کا دور تھا۔ آج کل پاکستان کا ورثہ ڈکٹیٹرشپ اور انتہا پسندی لگتا ہے۔

موصوف نے کہا سیرالیون میں میں نے جماعت کے سکول دیکھے ہیں۔ جماعت وہاں غریب لوگوں کی بہت خدمت کر رہی ہے۔

پاکستان میں آپ کی مخالفت کی جاتی ہے یہ ایک غم کی بات ہے لیکن خوشی کے مواقع بھی آپ کو ملتے ہیں جس طرح آج آپ اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ دوسرے مواقع بھی ہیں۔

موصوف کے ایڈریس کے بعد 6 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works

Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)
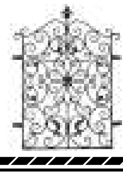

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے
SINDHI BROTHERS & MEAT SHOP

Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

العزیز برموقع افتتاح مسجد المہدی میونخ، جرمنی Neufahrn

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے تو میں آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ہمارے اس فنکشن میں تشریف لائے وہ فنکشن جو مسجد کی Opening کا فنکشن ہے۔ گو کہ پہلے یہاں ایک سنٹر قائم تھا لیکن مسجد کی شکل دے کر اب اسے باقاعدہ اس شکل میں لایا گیا ہے جو عموماً مسلمانوں کی مساجد ہوتی ہیں اور مساجد کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ایک جگہ اکٹھا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے حقیقی لوگ وہ ہوتے ہیں جو نہ صرف عبادت کرنے والے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سب سے بڑا حکم یہ ہے کہ حقیقی عبادت گزار وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کی اپنے بھائیوں کی اور دوسرے انسانوں کی نہ صرف خدمت کرتا ہے، نہ صرف ان کے جذبات کا خیال رکھتا ہے تا کہ ہمارے ماحول میں، ہمارے شہر میں، ہمارے ملک میں اور دنیا میں، آپس میں محبت اور بھائی چارہ پیدا ہو، اور امن اور سلامتی کی فضا قائم ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں ذکر کیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ خدمت خلق کا کام کرتی ہے۔ اور یہ خدمت خلق کا کام اس طرح ہے کہ ہمارے نوجوان جن کو خدام الاحمدیہ کہا جاتا ہے وہ سال کے شروع میں شہروں کی صفائی کرتے ہیں تا کہ جب نیا سال شروع ہو تو ہر شخص ہر شہری جو اس ملک میں ہے یا دنیا کے کسی ملک، شہر میں بھی بستا ہے وہ اپنے شہر کو صاف ستھرا دیکھے۔ جماعت احمدیہ کا یہ ایک خاص اکائی کا نشان ہے کہ دنیا میں ہر جگہ جب ہم کام کرتے ہیں یہ نہیں کہ کسی ملک میں کسی قسم کا کام ہے اور کہیں کسی قسم کا ہے بلکہ ہر جگہ ہم ایک طرح کام کرتے ہیں۔ اور دنیا میں ہر جگہ یہ خدمت خلق کے کام ہو رہے ہیں۔ اگر صفائی کا کام ہے تو ہر جگہ ہو رہے ہیں۔ انسانیت کی خدمت کے کام ہیں تو وہ بھی ہر جگہ ہو رہے ہیں۔ پھر ایک بہت بڑی چیز ہے جو ہم انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کیلئے کرتے ہیں۔ دنیا میں بہت سارے قبائل ہیں، بہت ساری قومیں ہیں بہت سارے مذاہب ہیں اور خدا کو نہ ماننے والے بھی اب بہت ہو گئے ہیں۔ لیکن ان سب کو ایک جگہ جمع کرنا، ایک جگہ رکھنا، ایک دوسرے کے قریب لانا یہ بھی ہمارا فرض ہے۔ اس لئے ہم بین المذاہب پروگرام بھی کرتے ہیں تا کہ ہر کوئی آئے اور اپنے اپنے مذہب کے بارہ میں خوبیاں بیان کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ دنوں ہم نے لندن میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے سو سال پورے ہونے پر وہاں کے ایک بہت پرانے اور بڑے مشہور گلڈ ہال میں ایک فنکشن کیا تھا جس میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی۔ اسرائیل سے وہاں ربانی بھی آئے، چرچ کے نمائندے بھی آئے۔ بعض پرانے مذاہب جو مڈل ایسٹ میں ہیں ان کے نمائندے بھی آئے، اور مختلف سیاستدان بھی وہاں تھے۔ مجھے بھی وہاں اسلام کی تعلیم بیان کرنے کا موقع ملا۔ ہر ایک مذہب والے نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم بیان کی اور بڑے خوبصورت ماحول میں بڑے پرسکون ماحول میں وہ سارا فنکشن ہوا۔ تقریباً ایک ہزار کے قریب غیر مسلم وہاں موجود تھے اور انہوں نے بڑے آرام سے اور پیار سے ساری باتیں سنیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ کردار تو وہ ہر جگہ ہے کہ دنیا میں ہر جگہ بین المذاہب پروگرام منعقد کرتے ہیں تا کہ آپس میں ایک دوسرے کو سمجھنے کیلئے اچھا ماحول پیدا ہو۔ مذہب ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے۔ اور قرآن کریم کہتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ جب جبر نہیں تو کسی کے خلاف نفرت کا ہمیں حق نہیں۔ میں جس چیز کو بہتر سمجھتا ہوں مجھے وہ اختیار کرنے کا حق ہے آپ میں جو بھی اس مذہب کو بہتر سمجھتے ہیں اس کو اختیار کرنے کا حق ہے۔ اس کو بیان کرنے کا حق ہے۔ پس جب یہ سوچ ہو جائے تو پھر انسان انسانیت کی قدروں کی طرف توجہ دیتا ہے نہ کہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی طرف اور انسانیت کی قدریں یہی ہیں کہ ہم آپس میں انسان ہونے کے ناطے بھائی بھائی ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ ہمارے اچھے تعلقات ہونے چاہئیں۔ اب پڑوسی سب سے قریبی تعلق والا ہے۔ اس لحاظ سے میں پڑوسیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہاں جو پہلے سنٹر تھا اور اب مسجد بنائی گئی ہے اگر پڑوسیوں کا تعاون نہ ہوتا تو یہ مسجد کی شکل ابھی اس کو نہیں دی جا سکتی تھی۔ آنحضرت ﷺ بانی اسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پڑوسی کے حق کے بارہ میں اسقدر تاکید فرمائی کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید پڑوسی کو وراثت کا بھی حقدار قرار دیا جائے گا۔ پس ہماری نظر میں پڑوسی کا یہ مقام ہے کہ اس کے اتنے حقوق ہیں جس طرح اپنے کسی عزیز کے اور قریبی کے حقوق ہوتے ہیں تو ان حقوق کے رکھتے ہوئے اور ان حقوق کو سمجھتے ہوئے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم کسی پڑوسی کے لئے تکلیف کا باعث بنیں ہمارا کام ہے کہ پڑوسیوں کی تکلیفوں کو دور کرنے والے بنیں مجھے بتایا گیا ہے نیز یہاں ایک مقرر نے ذکر کیا کہ ہمارے متعلق جن لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہے وہ ہمارے خلاف جلوس نکال رہے ہیں۔ Protest کر رہے ہیں چاہے معمولی سا ہی ہو کل پرسوں مجھے پیغام ملا کہ ہمارے بعض ہمدردوں نے ہمیں بھی کہا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ یعنی مقامی لوگوں میں سے جو احمدی مسلمان نہیں ہیں نے ہمیں کہا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اگر آپ ان کے مقابلہ پر جلوس نکالنا چاہیں تو نکلوائیں۔ تو ہمارے نیشنل امیر صاحب نے جواب دیا کہ ہم اس قسم کا Protest نہیں کرتے۔ جب مجھے انہوں نے بتایا تو میں نے کہا کہ آپ کو یہ جواب دینا چاہئے تھا ٹھیک ہے ہم آپ کے کہنے پر Protest کرتے ہیں لیکن ہمارا Protest یہ ہے کہ جہاں جہاں وہ جلوس لے کے جاتے ہیں یا جہاں ہماری مسجد ہے اس ماحول میں وہاں ہم اپنے نوجوان لڑکوں کو یہ Banner دے کر کھڑا کریں کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں اور یہی ہمارا جواب ہے اور ان کو سمجھانے کیلئے یہی ہمارا احتجاج ہے جو سمجھتے ہیں کہ اسلام شاید سختی کا مذہب ہے۔ شدت پسندی کا مذہب ہے اب یہاں ان کی مسجد بن گئی ہے۔ تو پتہ نہیں اب یہاں کیا کیا فساد پیدا ہوں گے۔ یہ جواب جب ہماری طرف سے جائے گا تو خود انہیں احساس ہو جائے گا کہ انہوں نے ہمیں غلط سمجھا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے کہ:

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

پس یہ ہماری تعلیم ہے ہمیں گالیاں بھی کوئی دے رہا ہے تو ہم اس کو دعا دینے والے ہیں۔ ہمیں کوئی تکلیف دے رہا ہے تو ہم اس کو آرام دینے والے ہیں ہمارے سامنے کوئی تکبر اور نخوت سے بول رہا ہے تو ہم عاجزی سے اس کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا پہلے بھی یہاں سنٹر تھا۔ اب مسجد کا مینار بن گیا ہے۔ تو یہ محبت کا اظہار جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ پہلے سے زیادہ بڑھ کر یہاں کے احمدی دکھائیں گے اور آپ لوگ ہمسائے اس کو دیکھیں گے۔ اور محسوس کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہرحال یہ آپ لوگوں کی ہمدردی کے جذبات اور یہ احساس کہ ہم یہاں کے رہنے والے مقامی لوگ جائز بات کیلئے احمدیوں کے ساتھ ہیں اس بات کا اظہار ہے کہ آپ کے اعلیٰ اخلاق ہیں اور اس کیلئے میں میئر صاحب کا بھی ہمسایوں کا بھی، کونسل کا بھی سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مینار بنانے کی اجازت دی جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ ہمارا ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں۔ اس کا بیان ہر جگہ کرنا چاہئے۔ اور یہی کسی احتجاج کی صورت میں ہمارا احتجاج کا جواب ہے۔ پھر یہ ذکر ہوا کہ 9/11 کے بعد یہاں یہ موٹو لٹکایا گیا کہ Love For All Hatred For None کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں یہ مسجد کے باہر بینر لگایا گیا لکھا گیا یہ صرف دکھانے کیلئے نہیں لکھا گیا بلکہ یہ عمل ہے جس کی ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے اور ہر احمدی کو اس کا اظہار کرنا چاہئے اور یہ مینار بننے کے بعد اس عمارت کی مسجد کی شکل بننے کے بعد، اس کا اظہار پہلے سے بڑھ کر انشاء اللہ ہماری طرف سے ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مسجد بنانے کے جو مقاصد ہیں جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دوسرے انسانیت کی خدمت ہے۔ پس مسجد کے اندر اگر کوئی منصوبہ بندی ہم کریں گے یا ہم احمدی کرتے ہیں تو وہ یہ منصوبہ بندی ہوتی ہے کہ ہم انسانیت کی خدمت کس طرح کریں، کس طرح دوسروں کے ہم کام آئیں اور اُن کی تکلیفوں کو دور کرنے والے بنیں۔ پس ہر احمدی یہاں جو ہے وہ اس اظہار کے ساتھ آپ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ہر احمدی جو دنیا میں بستا ہے اس اظہار کے ساتھ اپنے ہمسایوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کی تکلیفیں ہر طرح اُس نے دور کرنی ہیں۔ بعض لوگوں کے دلوں میں جیسا کہ احتجاج ہو رہا ہے، مینار کے بننے سے کچھ تحفظات پیدا ہوئے ہیں۔ تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ مینار بننے کے بعد ہمارا محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کا نعرہ پہلے سے زیادہ بڑھ کر لگے گا۔ اس فساد کے زمانے میں جب ہم دنیا پر نظر کرتے ہیں تو دنیا میں ہر جگہ فساد پھیلا ہوا ہے۔ اور بدامنی کی صورت حال ہے۔ ان حالات میں دنیا میں امن قائم کرنے کی ضرورت ہے امن کی سوچ ہر انسان میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے سب سے بہترین ذریعہ یہی ہے کہ آپس میں ہم بیٹھیں، ملیں جلیں، ایک دوسرے کو سمجھیں اور کھلے دل سے ایک دوسرے کے خیالات کو سنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

Integration کی یہاں بات ہو رہی ہے۔ ایک ہمارے معزز مقرر نے ذکر کیا ہے۔ Integration ایک بڑا مشکل مسئلہ ہے، آہستہ آہستہ حل ہوگا۔ لیکن جو تعریف میرے نزدیک Integration کی ہے، مجھے تو اس میں کوئی مشکل اور بڑا مسئلہ نظر نہیں آتا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر شخص جو دوسرے ملک میں جا کر آباد ہوتا ہے، اس کا فرض بن جاتا ہے کہ اُس ملک سے محبت کرے، اس کے خلاف کسی قسم کے جذبات اس کے دل میں نہیں ہونے چاہئیں۔ وہاں کے مقامی لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہے اور نہ صرف مل جل کر رہے بلکہ ان کی بہتری کیلئے جو کچھ اس سے بن پڑتا ہے جو کچھ وہ کر سکتا ہے وہ کرے۔ پھر شہر کی ترقی کیلئے ملک کی ترقی کیلئے اپنی تمام صلاحیتیں جتنا Potential ہے اس کو بروئے کار لائے اور استعمال کرے۔ اگر اس سوچ کے ساتھ باہر سے آنے والے مقامی لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہیں، ملک کی ترقی کیلئے کام کریں، شہر کی ترقی کیلئے کام کریں لوگوں کی بھلائی اور بہتری کیلئے کام کریں، امن اور محبت اور پیار پیدا کرنے کیلئے کام کریں، تو اس سے بڑھ کر Integration اور کیا ہو سکتی ہے اور یہی انسانوں کے آپس میں رہنے کا مقصد ہے۔ پس یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے پہلے کہا اور مقررین نے ذکر بھی کیا کہ مذہب ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے لیکن انسانیت کی جو قدریں ہیں اس کو ہر مذہب والے کو پہچاننے کی ضرورت ہے اور قطع نظر اس کے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے ہمیں انسانی قدروں کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور یہ چیز اگر پیدا ہو جائے تو دنیا میں امن اور محبت اور پیار کی فضا قائم ہو سکتی ہے۔ پس اس بات کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ابھی ایک ذکر ہمارے آخری مقرر نے یہ کیا کہ پاکستان میں ہماری بڑی مخالفت ہے ہماری تعداد باوجود وہاں بہت زیادہ ہونے کے مخالفت ہے۔ شہید بھی کئے جاتے ہیں، تکلیفیں بھی دی جاتی ہیں۔ جیلوں میں بھی ڈالا جاتا ہے لیکن ہم نے کبھی ان چیزوں کے خلاف نہ مخالفت کرنے والوں کو جواب دیا اور نہ احتجاج کیا۔ ہاں قانونی

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

کارروائی جس حدتک ہم کر سکتے ہیں۔ اب گذشتہ دنوں ہی ہمارے ایک مشہور ڈاکٹر جو امریکہ میں رہتے تھے، ہارٹ سپیشلسٹ ، خدمت کے جذبے کے تحت پاکستان گئے، ربوہ جو چھوٹا سا شہر ہے اور اس میں احمدیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ وہاں ہمارا بڑا اچھا ہسپتال ہے، وہاں خدمت کے جذبے کے تحت گئے اور اس ہسپتال میں بھی علاج کیلئے 80 فیصد لوگ ان لوگوں میں سے آتے ہیں جو احمدی مسلمان نہیں ہیں تو یہ مشہور ڈاکٹر وہاں امریکہ کے ہارٹ سپیشلسٹ اس خدمت کے جذبے کے تحت وہاں گئے ، لیکن اگلے دن ہی ان کو وہاں کسی بدفطرت نے گولی مار کر شہید کر دیا۔ ان کا جنازہ کینیڈا گیا اور کینیڈا کی حکومت نے اور امریکہ کی حکومت نے ان کو بڑا اعزاز دیا۔ دونوں حکومتوں کینیڈا اور امریکہ کے پرچموں میں لپیٹ کر ان کے تابوت کو دفنایا گیا۔ تو یہ اعزاز اور یہ مقام تھا اس ڈاکٹر کا، کئی ایوارڈ انہوں نے لئے ہوئے تھے ، لیکن ایک خدمت کا جذبہ تھا جس کے تحت اتنے ایوارڈ لینے کے بعد انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں بڑے ہسپتالوں میں کام کروں گا بلکہ خدمت انسانیت کیلئے چھوٹی سی جگہ پر گئے اور شہید ہو گئے ،لیکن ہم نے وہاں کوئی Protest نہیں کیا، ہم نے کوئی جلوس نہیں نکالا، اور نہ ہمارا یہ جذبہ ماند پڑا کہ ہم آئندہ ان لوگوں کی خدمت نہیں کریں گے ان لوگوں کی خدمت ہم اب بھی کر رہے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعتی خدمات کے حوالہ سے یہاں ایک مقرر نے صرف سیرالیون کی بات کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ کے مختلف ممالک میں اور دنیا کے مختلف ممالک میں ہمارے سکول بھی ہیں ہسپتال بھی ہیں اور خدمت انسانیت ہم کر رہے ہیں۔ پس جہاں جہاں احمدی ہیں اور جہاں مسجد بناتے ہیں ، تو ساتھ یہ کوشش ہوتی ہے کہ انسانیت کی خدمت کے کام کو مزید وسیع کیا جائے۔ اور یہی وجہ ہے کہ افریقہ میں جو ہماری مسجدیں زیادہ بنتی جارہی ہیں تو وہاں ہمارے ہسپتال اور ہمارے سکول بھی خدمت کے جذبے کے تحت کام کر رہے ہیں۔ پس یہ ہمارا جذبہ ہے جو انسانیت کی خدمت کا ہمارے اندر موجود ہے۔ مسجد کے حوالے سے میں دوبارہ کہوں گا کہ مسجد کے بننے سے بعض لوگوں میں تحفظات ہوتے ہیں، اگر کوئی غلط فہمی ہے تو اس کو دور کریں کہ یہ ہماری مسجد پہلے سے بڑھ کر جہاں مقامی لوگوں کیلئے عبادت کی جگہ مہیا کر کے ان کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکا نے والا بنائے گی اور بنانا چاہیئے اور ہر احمدی کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہیئے وہاں انسانیت کی خدمت کا جذبہ پہلے سے بڑھ کر ہم سے ظاہر ہوگا اور انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر بہتر منصوبے ہم یہاں کے مقامی لوگوں کی خدمت کیلئے بھی بنائیں گے۔ جزاکم اللہ۔ شکریہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے اور بہت سے مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ بہت سے مہمانوں نے خواہش کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

صوبائی عدالت کے ریٹائرڈ جج Anton Sprenzel صاحب نے منتظمین سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ خلیفۃ المسیح کے ساتھ تصویر بنوانا چاہتے ہیں چنانچہ منتظمین ان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس لائے انہوں نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوائی اور بیحد خوشی کا اظہار کیا۔

جرمنی کی نیشنل ممبر آف پارلیمنٹ Miss Rita Hagl Kehl اور صوبائی اسمبلی کی ممبر آف پارلیمنٹ Ruth Muller نے جب حضور انور سے ملاقات کی تو کہا کہ خلیفۃ المسیح کی ایسی مؤثر تقریر سننے کے بعد ہم نے ضروری سمجھا کہ مل کر آپ کا شکریہ ادا کریں اور دنیا میں امن قائم کرنے سے متعلق آپ جو کوشش کر رہے ہیں اور آج کے ایڈریس پر ہم آپ کو مبارکباد دیتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اگر آپ کو میری باتیں اچھی لگی ہیں تو پھر آپ بھی اس بارے میں ہمارا ساتھ دیں۔

Neufahrn شہر کے میئر نے حضور انور کی خدمت میں اپنی گولڈن بک پیش کی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پر اپنے ریمارکس تحریر فرمائیں۔

میئر صاحب کی درخواست پر حضور انور نے درج ذیل الفاظ تحریر فرمائے۔

I am very much impressed and appreciate the kind gesture and response of the people of this town and in particulat the mayor.

Mirza Masroor Ahmad

(میں اس شہر کے لوگوں اور خاص طور پر میئر کے اچھے سلوک اور تعاون سے بہت متاثر ہوا ہوں اور اسے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں)

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے باہر کھلے لان میں تشریف لے آئے جہاں حضور انور کے اعزاز میں Neufahrn رائفل کلب کی طرف سے فائرنگ کا ایک پروگرام پیش کیا گیا۔ یہ ان کا ایک روایتی پروگرام ہے جو یہ کسی انتہائی بڑی معزز شخصیت کی آمد پر پیش کرتے ہیں اور اپنی طرف سے پورا اعزاز دیتے ہیں۔ یہ لوگ خاص طرز کی بندوق (Guns) ستعمال کرتے ہیں جس میں گولی (Bullet) استعمال نہیں ہوتی بلکہ بارود بھرا جاتا ہے اور پھر لکڑی کی ایک چھڑی اور ہتھوڑے کی مدد سے اس کو پریس کیا جاتا ہے اس کے بعد فائر کیا جاتا ہے۔ یہ چھ سے سات افراد کا گروپ تھا جو بعض دفعہ اکٹھے اور بعض دفعہ باری باری اپنی Guns اوپر کی طرف بلند کر کے فائر کرتے تھے۔ اس مظاہرہ کے بعد اس گروپ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے ان کے اس روایتی مظاہرہ کے بارہ میں اور اس خاص Guns سے متعلق گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہو کر سوا آٹھ بجے مسجد المہدی تشریف لے آئے اور اپنے دفتر میں تشریف فرما ہوئے۔ مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس نے حضور انور سے ملاقات کی اور مختلف امور میں رہنمائی حاصل کی بعد ازاں مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بعض امور اور معاملات پیش کر کے رہنمائی حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد المہدی تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج مسجد المہدی کی افتتاحی تقریب میں جو مہمان شامل ہوئے وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روحانی شخصیت اور حضور انور کے خطاب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور بہتوں نے برملا اپنے جذبات اور تاثرات کا اظہار کیا۔

❁ ۔ایک جرنلسٹ نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے جو امن کا پیغام دیا ہے وہ آپ کے سارے وجود سے ظاہر ہو رہا تھا اور سارے ہال پر اس کا گہرا اثر تھا۔ سارے ہال میں امن ہی امن چھایا ہوا تھا۔

❁ ۔ایک جرنلسٹ خاتون نے کہا آپ کے خلیفہ کے چہرہ پر نور نظر آتا ہے۔ یہ خاموش بھی رہیں تو سارا دن ان کو دیکھنے کو دل کرتا ہے۔ انسان دیکھتا ہی چلا جائے۔

❁ ۔ایک خاتون نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے جب اپنے ایڈریس میں ڈاکٹر صاحب کی شہادت کا ذکر کیا تو میں برداشت نہ کر سکی اور رونے لگ گئی۔ پھر خلیفۃ المسیح نے جب یہ کہا کہ اس شہادت کے باوجود ہمارے خدمت کے جذبہ میں کوئی کمی نہیں آئی اور ہم یہ خدمت جاری رکھیں گے تو اپنے جذبات پر کنٹرول کرنا میرے لئے مشکل ہو گیا۔

❁ ۔ایک مہمان نے کہا:

میری حضور انور کے ساتھ بڑی اچھی گفتگو ہوئی۔ حضور انور کے وجود سے روحانیت ٹپکتی ہے۔ میں نے حضور انور کو اور آپ کی جماعت کو خوش آمدید کہا۔ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت Neufahrn دوسروں سے بات چیت کیلئے کشادہ دل رکھتی ہے۔ مسجد کا مینار اس بات کی علامت ہے کہ یہ جماعت یہاں گھل مل گئی ہے۔ حضور انور ایک روحانی وجود ہیں جن کے پاس مذہب کا علم اور تجربہ ہے جس طرح جماعت کے لوگ حضور انور کی تشریف آوری پر خوش ہیں، اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ ایک معزز شخص اور دنیا میں ایک بڑی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔

❁ ۔ایک صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور ایک ایسی جماعت کے سربراہ ہیں جس نے میرے دل میں جگہ بنالی ہوئی ہے۔ UN کی طرف سے مذہبی آزادی کے خاص رپورٹر کی حیثیت سے یہ میرا کام ہے کہ جہاں کسی مذہبی جماعت کی حق تلفی دیکھوں وہاں UNO کو اس سے مطلع کروں۔ جماعت احمدیہ کی مخالفت ہو رہی ہے ۔ خاص طور پر پاکستان میں جہاں احمدیوں کو قتل کیا جارہا ہے اور ان کے خلاف بھڑکایا جا رہا ہے۔ اب تو ہماری میٹنگوں میں کوئی بات چیت جماعت کے ذکر کے بغیر مکمل ہی نہیں ہوتی۔ تین سال پہلے مجھے فرینکفرٹ میں حضور انور کے ساتھ آدھا گھنٹہ گفتگو کا موقع ملا۔ جماعت اس ملک میں نئی نہیں، اب تو جماعت کے لوگوں کی دوسری تیسری نسل چل رہی ہے۔ جرمنی میں منصوبے بن رہے ہیں جیسا کہ Hessen میں سکولوں میں اسلامی تعلیم سکھائی جائے اور جماعت کو چرچ کے برابر جو رتبہ ملا ہے اس سے اور بھی آسانی ہو گئی ہے۔ یہ انصاف کا تقاضہ ہے کہ جرمنی کے سکولوں میں اسلامی تعلیم دی جائے۔ دنیا کے ہر ملک میں یہ سہولت نہیں ہے۔

❁ ۔ایک صاحب کہتے ہیں:

میں حضور انور کے خطاب سے متاثر ہوا ہوں۔ حضور انور نے امن اور محبت کے پیغام کو واضح کیا ہے۔ میں شکرگزار ہوں کہ میں اس تقریب میں شامل ہوسکا۔ جماعت احمدیہ ہمارے علاقہ اور شہر Neufahrn کا حصہ ہے۔ الفاظ ایک چیز ہے لیکن اپنے عمل سے دکھانا ضروری ہے جس کیلئے مسجد کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ مسجد اس شہر کے لئے ایک اچھا اضافہ ہے۔

❁ ۔ایک صاحب نے کہا:

میرا دل خوشی کے جذبات سے لبریز ہے کہ مجھے ایک ایسی جماعت کا تعارف ہو رہا ہے جس میں بہت رواداری اور بھائی چارہ پایا جاتا ہے اور اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ مجھے تعجب ہوا کہ اس شہر کی جماعت کی تجنید صرف 188 ہے لیکن ایسی اعلیٰ تقریب کا انتظام کیا ہے۔ مجھے اس بات کا اسلئے اندازہ ہے کیونکہ میں FDP Munich کا سربراہ ہوں۔ جو ایک ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ان ایک ہزار افراد کے لئے آسان ہوگا کہ وہ ایسی تقریب منعقد کریں۔ اس بنا پر میں اس بہترین انتظام کیلئے مبارکباد دیتا ہوں۔

❁ ۔ایک صاحب کہتے ہیں:

یہ بڑا اچھا موقع ہوتا ہے کہ جب کوئی نئی عبادت گاہ کی تعمیر ہوتی ہے۔ یہ ایک بڑی متاثر کرنے والی چیز ہے کہ ایک بین الاقوامی جماعت کے سربراہ ہمارے علاقہ میں تشریف لائے ہیں۔ حضور انور کی شخصیت بڑی متاثر کن ہے۔ آپ نے امن کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اس جماعت کیلئے بڑی سعادت کی بات ہے کہ حضور انور اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر تشریف لائے ہیں۔

❁ ۔ایک صاحب کہتے ہیں:

میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ خطاب بہت عارفانہ اور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعودؑ

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

Please contact for quality construction works in Qadian

Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 7837211800, +91 8712890678

Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

www.intactconstructions.org

Intact Constructions

وَسِّعۡ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعودؑ

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street

Bhishti Mohalla, Mumbai-09

e-mail: intactconstructions@gmail.com

Mob. +91- 7738340717, 9819780273

شاندار تھا۔ جماعت احمدیہ بہت منظم ہے۔ انسان یہاں پر آکر اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرتا ہے۔

ایک خاتون کہتی ہیں:

میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ خاص طور پر جو امن کیلئے حل پیش کیا گیا ہے یعنی دنیا کے سب انسانوں کو چاہئے کہ مذہب وملت سے بالاتر ہوکر ایک دوسرے سے محبت کریں نہ یہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی برتی جائے۔ یہ ایک بہت متاثر کرنے والا پیغام ہے۔ یہ تقریب بڑی کامیاب رہی ہے۔ مجھے یہ بات اچھی لگی ہے کہ اس پروگرام کیلئے صرف اپنی جماعت کے لوگ یا سیاستدان نہیں بلائے گئے بلکہ ہمسایوں کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ یعنی ہر طبقہ کے لوگوں کو دعوت دی گئی ہے۔ آج کی حاضری سے بھی اندازہ ہوجاتا ہے کہ یہاں پر ایک جماعت قائم ہوچکی ہے۔

❁۔ایک صاحب نے کہا:

یہ بات بہت اچھی ہے کہ یہاں پر اتنی کشادہ دلی پائی جاتی ہے یعنی یہ کہ ہم ایک جماعت ہیں۔ حضور کا پیغام تھا کہ ہم آپس میں امن کے ساتھ رہیں اور یہ مجھے بہت اچھا لگا۔ اگر دنیا کا ہر انسان یہ سوچ رکھنے والا ہو تو ہر جگہ امن قائم ہوجائے گا۔ مجھے اچھا لگا کہ یہاں کے سیاستدان آپ کی جماعت سے بہت خوش ہیں اور لوگ اعتراف کر رہے ہیں کہ آپ کی جماعت دنیا کو امن اور مدد دینا چاہتی ہے اور میرے خیال سے یہ صحیح راستہ ہے۔

❁۔ایک سیاستدان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں بہت متاثر ہوئی ہوں، خاص طور پر آپ کے ماٹو سے۔ اس میں بہت سی باتیں مضمر ہیں۔ ہم اس سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اور میں امید کرتی ہوں کہ آئندہ بھی اس پر عمل کیا جائے گا۔

❁۔میں نے مسجد دیکھی ہے اور ہمسایوں سے بھی اس بارے میں بات کی ہے۔ انہوں نے مسجد کو قبول کرلیا ہوا ہے اور میرے تک یہ بات پہنچ چکی ہے کہ آپس کے اچھے تعلقات ہیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ آئندہ بھی اسی طرح پیار کے ساتھ رہا جائے گا۔ مجھے تقریب بہت اچھی لگی۔ بہت سے لوگ آئے ہوئے ہیں۔

❁۔ایک صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے یہ تقریب بہت اچھی لگی ہے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ مجھے حضور انور کو ملنے کا پھر موقع ملا ہے اور ایسا موقع بہت خاص موقع ہے۔ یہ ایک بڑی واضح بات ہے کہ ہمارے ملک میں مذہبی آزادی ہے اور یہ ہمیں ہر ایک کو عبادت گاہ تعمیر کرنے کا حق ہے تقریب کامیاب رہی ہے۔

ایک مہمان نے ان الفاظ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا کہ:

میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں خود بین المذاہب مکالمات کیلئے کام کرتا رہا ہوں۔ اس لئے مجھے جماعت کا تھوڑا سا تعارف ہے لیکن آج میرے علم میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ آپ کی جماعت میں بین المذاہب مکالمات پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ Munich کے قریب اکٹھے مل بیٹھنے کی جگہ میسر ہے۔ یہ تقریب نہایت منظم ہے جگہ اچھی ہے۔ سٹیج بہت اچھا ہے اس سے بہتر شاید ممکن نہیں تھا۔ مذہبی آزادی ساری دنیا میں ایک اصولی چیز ہونی چاہئے۔

10 جون 2014ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر ''مسجد المہدی'' Neufahm میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج مجموعی طور پر دس فیملیز کے 37افراد اور 49احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کا شرف پانے والی یہ فیملیز میونخ Munich اور اس کے ارد گرد کی جماعتوں Neufahm اور Freising سے آئی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر 12 بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

جرمنی کا ایک خوبصورت علاقہ

آج پروگرام کے مطابق یہاں سے جرمنی کے ایک خوبصورت علاقہ Falkstein Froenten کے لئے روانگی تھی۔ ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ مکرم عبد الباسط طارق صاحب مبلغ جرمنی اور ان کے بیٹے مکرم عطاء الواسع طارق صاحب مبلغ اٹلی باہر سامنے کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت دونوں سے ان کا حال دریافت فرمایا اور دونوں نے شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں مختلف حلقوں کی لوکل مجالس عاملہ نے گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس دوران بچوں اور بچیوں کے گروپس الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے اور یہاں سے روانگی کا وقت قریب آرہا تھا۔ احباب جماعت مرد وخواتین اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے مسجد کے بیرونی احاطہ میں موجود تھے اور بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ بارہ بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ Falkstein کے علاقہ کی طرف روانہ ہوا۔ Neufahm سے Falkstein کا فاصلہ 154 کلومیٹر ہے۔ یہ خوبصورت علاقہ بلند و بالا سرسبز و شاداب پہاڑوں اور وادیوں پر مشتمل ہے۔ پہاڑیوں کی چوٹیوں پر جگہ جگہ برف پڑی نظر آتی ہے اور بعض چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ ایک لمبا پہاڑی سلسلہ ہے جس کے ایک طرف جرمنی کی آخری حدود ہیں اور دوسری طرف ہمسایہ ملک آسٹریا Austria ہے۔

ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہوٹل Burg Falkenstein ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک دوسری چوٹی پر ایک قدیم قلعہ کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ پہاڑوں کے ارد گرد ایک بل کھاتا ہوا تنگ راستہ یہاں ہوٹل تک پہنچاتا ہے۔ راستہ کے ایک طرف تاحد نظر گہرائی ہے۔ اسی راستہ سے گزرتے ہوئے اڑھائی بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس مقام پر تشریف آوری ہوئی۔ جہاں ہوٹل کے مالک اور سٹاف ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ خدام کی ایک ٹیم صبح سے ہی اس جگہ پہنچی ہوئی تھی جس نے حضور انور کی آمد سے قبل تمام انتظامات کر رکھے تھے۔

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام اسی ہوٹل کے ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔ اس ہوٹل کے عین سامنے ملک آسٹریا Austria کے بلند پہاڑ اور برف سے ڈھکی چوٹیاں نظر آرہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر حضور انور نے فرمایا ہم نے آسٹریا بھی دیکھ لیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس دلفریب اور قدرتی حسن سے مالا مال خوبصورت علاقے کا مختلف اطراف سے نظارہ فرمایا:

کھانے کے پروگرام کے بعد چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ہوٹل کے ایک ہال میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے۔ اور روانگی سے قبل ہوٹل کے مالک اور اس کی اہلیہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور ان دونوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا ہے حضور انور کی یہاں بابرکت آمد ہمارے لئے ایک سعادت ہے۔ چار بجکر 40 منٹ پر یہاں سے روانہ ہوئے اور قریباً چار گھنٹے کے سفر اور 430 کلومیٹر سے زائد سفر طے کرنے کے بعد آٹھ بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

احباب جماعت مرد وخواتین اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم عبد الاوّل صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر بنگلہ دیش نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ موصوف جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کیلئے آئے تھے اور پروگرام کے مطابق جلسہ میں ان کی بحیثیت مہمان مقرر تقریر بھی تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پونے دس بجے تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

11 جون 2014 بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن مرکز اور دنیا کے مختلف دوسرے ممالک کی طرف سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط، رپورٹس اور فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ہر خط اور رپورٹس اور معاملات ملاحظہ فرمانے کے بعد اپنے دستخط فرمائے اور بعض رپورٹس اور خطوط پر اپنے دست مبارک سے ارشادات فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر 45 منٹ پر حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 27فیملیز کے 96افراد اور 48احباب نے انفرادی طور پر یعنی کل 144 افراد نے شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 45جماعتوں اور شہروں سے آئی تھیں۔ کاسل Kassel سے آنے والی فیملیز 190 کلومیٹر کولون Kolon سے آنے والی 196 کلومیٹر اور برلن Berlin سے آنے والی فیملیز 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کرکے پہنچیں تھیں۔ اس کے علاوہ ملک نائیجر Niger بینن Benin ماریشس ، پاکستان اور تاجکستان Tajkistan سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شرکت کی۔

عزیزم دانیال محمود، کاشف محمود، دانیال احمد، امن محمود، آئیلن بٹ، شامیر عدنان، فرحین محمود، خضر سعید سجاد،

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

فیضان اللہ وحید، عالیشہ احمد، خدیجہ عزیز، مرزا فواد احمد، نشنہ رابائل، فرحان کاشف، امۃ القدوس، صبیح احمد اٹھوال، بدر محمود شیخ، سارب سجیل محمود، باسمہ محمود، عروسہ ضیاء اللہ، مہک حیٔ، صفوان مبشر باجوہ، شمائل احمد، جاذبہ اکبر۔

اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 34 فیملیز کے 110 افراد اور 43 احباب نے انفرادی طور پر یعنی مجموعی طور پر 153 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز فرنکفرٹ اور اس کے مختلف حلقوں کے علاوہ جرمنی کی دیگر 42 جماعتوں اور شہروں سے آئی تھیں اور بعض پانچ صد کلومیٹر سے زائد بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔

اس کے علاوہ ممالک فن لینڈ، یوکرین، نائیجیریا، انڈیا، پاکستان بورکینا فاسو، بنگلہ دیش، رومانیہ اور رشیا سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور ہر ایک ان بابرکت لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ آج ملاقات کرنے والوں میں ایک بہت بڑی تعداد ان فیملیز اور احباب کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پارہے تھے۔ یہ پاکستان سے آنے والے وہ لوگ اور فیملیز تھیں جو انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں اپنے ہی ہم وطنوں کے ظلم وستم سے تنگ آکر اس دیار غیر میں پہنچی تھیں۔ ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو جیلوں میں قیدو بند کی صعوبتیں سہتے رہے اور ایسے افراد بھی تھے جن کے جسم غیروں کے ظلم وستم سے زخمی بھی ہوئے۔ ماؤں کے ساتھ ایسے بچے بھی تھے جن کو سکولوں میں تعلیم سے محروم کیا گیا اور اتنا ستایا گیا کہ وہ سکول نہ آسکیں۔ ایسے لوگ بھی تھے جن کو ملازمتوں سے محروم کیا گیا۔ احمدی ہونے کے باعث غیروں نے ملازمت سے نکال دیا۔

یہ سبھی لوگ مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے، ان کی تکالیف اور پریشانیاں اور دکھ بھری داستانیں راحت وسکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں۔ ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور یہ چند مبارک گھڑیاں اور لمحات انہیں ہمیشہ کیلئے سیراب کر گئے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو حضور انور نے قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو حضور انور نے ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کے بعد ایک نوجوان جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح سے ملے تھے کہنے لگے کہ یوں لگتا ہے کہ آج میں جنت میں داخل ہوا ہوں۔ مجھے تو اس زمین پر جنت مل گئی ہے۔ اب میں اس سے نکلنا نہیں چاہتا۔

اپنے پیارے آقا سے مل کر ایک 56 سالہ بزرگ جب باہر آئے تو رو رہے تھے۔ بڑی مشکل سے اپنے جذبات کا اظہار کیا کہنے لگے کہ میری عمر 56 سال ہے۔ میں اپنی زندگی میں پہلی بار کسی بھی خلیفۃ المسیح سے ملا ہوں۔ مسلسل رو رہے تھے اور ان سے بات نہیں ہو رہی تھی۔

جو بھی ملاقات کر کے باہر آتا۔ آنکھوں میں خوشی و مسرت کے آنسو لئے ہوئے آتا اور ایسی جذباتی کیفیت ہوتی کہ بات کرنی مشکل ہوتی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچے اور بچیاں اس تقریب میں شامل ہوئے عزیزم عطاء الباقی کلّا اعتزاز بشیر ملک، ولید احمد منہاس، طلحہ منہاس۔ جاذب احمد، زوران خان جھٹول، ایکان احمد بٹ، قدیم احمد اسلم، شاہ رخ ممتاز ملک، کامران احمد، شایان فیصل، فاران احمد، اریب احمد طاہر، روحاب احمد۔

عزیزہ وسیمہ احسان، امۃ الصبوح، ملائکہ عارف صباحت خالد، لائبہ احمد، رائے نوشابہ، ہماخلّت، امۃ المقیت، سورہ مومن، یسریٰ جٹ، عاطفہ یاسین، ثمرین احمد، تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

12 جون 2014 بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔

پروگرام کے مطابق آج جلسہ گاہ Karlsruhe کیلئے روانگی تھی۔ پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ بعد ازاں Karlsruhe کیلئے روانگی ہوئی۔

بیت السبوح فرنکفرٹ سے Karlsruhe کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے۔ یہ جگہ جہاں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوتا ہے K. Messe کہلاتی ہے۔ اس کا کل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے۔ اور اس کا Covered حصہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال ہیں اور یہ چاروں ہال ایئر کنڈیشنر ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 1250 مربع میٹر ہے۔ ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ اور ہر ہال میں 18 ہزار سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر ان چاروں ہالوں سے ملحق 128 بیوت الخلاء ہیں۔ یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔

یہاں دوران سال نیشنل اور انٹرنیشنل نمائشیں اور دیگر پروگرام ہوتے ہیں اور دنیا بھر کی مختلف کمپنیاں حصہ لیتی ہیں۔

Karlsruhe شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہے۔ اور اس شہر کے اردگرد پچاس کلومیٹر کے اندر اندر بارہ بڑی جماعتیں ہیں۔ قریباً ایک گھنٹہ پچاس منٹ کے سفر کے بعد سات بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد عمران صاحب افسر جلسہ سالانہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ کارکنان نے بڑے جوش اور ولولہ سے نعرے بلند کئے۔

بعد ازاں جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔

جلسہ سالانہ کی تیاری اور انتظامات کیلئے وقار عمل کا آغاز 7 جون بروز ہفتہ کو ہوا جو آج 12 جون بروز جمعرات تک جاری رہا اور قریباً 800 خدام وانصار نے اس وقار عمل میں حصہ لیا۔ وقار عمل کے ذریعہ مردانہ جلسہ گاہ کی مکمل تیاری، ہال نمبر 3 میں کھانے، رہائش اور چند دفاتر کی تیاری، بیرونی علاقہ میں لنگر خانہ، چولہوں کی تنصیب، بجلی کا کام، دیگوں کی صفائی کا انتظام، بازار، سٹور، لنگر خانہ، پارکنگ کا انتظام اور دیگر دفاتر کی تیاری اور شعبہ جات کی تیاری، M.T.A سٹوڈیو کی تیاری اور طبی امداد کے دفاتر تیار کئے گئے۔

اسی طرح وقار عمل کے ذریعہ 4.8 کلومیٹر بڑے سائز کی Fence لگائی گئی اور 4.5 کلومیٹر چھوٹے سائز کی Fence لگائی گئی علاوہ ازیں مستورات کے جلسہ گاہ کی تیاری، بچوں والی مستورات کیلئے علیحدہ جلسہ گاہ کی تیاری، خواتین کی رہائش اور کھانے کی جگہ کی تیاری، لجنہ کے ہال اور دفاتر کی تیاری یہ سب کام بھی وقار عمل کے ذریعہ ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معائنہ کا آغاز شعبہ رجسٹریشن اور کارڈ چیکنگ سسٹم سے کیا۔ جونہی کارڈ سیکشن Scan ہوتا ہے اس شخص کی تصویر اور دیگر تمام کوائف سکرین پر آجاتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس شعبہ کے منتظم سے اس طریق کار کے بارہ میں بعض امور بھی دریافت فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر جلسہ سالانہ، دفتر افسر جلسہ گاہ اور دفتر افسر خدمت خلق کا معائنہ فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ ایم ٹی اے میں تشریف لے گئے۔ حضور انور شعبہ سمعی وبصری کے تحت قائم شعبہ فوٹو گرافی کے تیار کردہ کاؤنٹر پر تشریف لائے۔ حضور انور نے کاؤنٹر پر نصب اسکرین پر www.makhzan-e-tasaweer.de کا افتتاح فرمایا اس نئے ویب سائیٹ کو حضور انور کی خصوصی شفقت واجازت سے حال ہی میں جرمنی جماعت کی تاریخ تصاویر کی صورت میں محفوظ کرنے کیلئے قائم کیا گیا ہے اور اب تک دو ہزار تصاویر اس ویب سائیٹ پر Load کی جاچکی ہیں اور چودہ ہزار تاریخی تصاویر کو ڈیجٹل صورت میں سکین کیا جاچکا ہے۔

اس کے بعد حضور انور شعبہ ایم ٹی اے جرمن سٹوڈیو کے Editing آفس ڈیپارٹمنٹ میں تشریف لائے اور معائنہ فرمایا۔ اس دوران جلسہ سالانہ کے لئے نئی تیار شدہ Main Animation سکرین پر دکھائی گئی جو Live نشریات کے دوران چلائی جائے گی۔

اس کے بعد حضور انور نے کنٹرول روم کا معائنہ فرمایا اور اس سال اس کی جگہ کی تبدیلی کے بارہ میں استفسار فرمایا۔ اس سال کنٹرول روم میں ہال سے باہر ہونے اور گرمی کی شدت سے بچاؤ کے لئے تین عدد بڑے ایئر کنڈیشن نصب کئے گئے ہیں۔ بعد ازاں حضور انور نے جلسہ سالانہ کی Live نشریات کیلئے تیار کئے گئے دو عارضی سٹوڈیوز کا معائنہ فرمایا۔ ان میں سے ایک سٹوڈیو ایم ٹی اے کے چینل نمبر 2 اور 3 کیلئے ہے اور دوسرا سٹوڈیو Web Streem کے ذریعہ جرمن زبان کے تمام پروگرام نشر کرنے کیلئے ہے۔ یہ دونوں سٹوڈیو ایک ہی وقت میں کام کریں گے۔

ویب سٹریم کے ذریعہ جو نشریات ہوں گی اس سے جرمنی کے علاوہ سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے احباب بھی فائدہ اٹھاسکیں گے جو جرمن زبان بولتے ہیں۔

ایم ٹی اے کے مختلف شعبہ جات کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ ٹرانسلیشن کا جائزہ لیا۔ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ یہاں مقامی طور پر گیارہ زبانوں میں تراجم کا انتظام کیا گیا ہے جن میں جرمن، انگریزی، فرنچ، ٹرکش، عربک، بلغارین، البانین، بوسنین، رشین، فارسی، اور بنگلہ شامل ہیں۔

ان میں سے عربی، فرنچ اور بنگلہ زبان کے تراجم یہاں سے Live ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر نشر ہوں گے۔

اس کے بعد حضور انور نے شعبہ ہیومینیٹی فرسٹ کا معائنہ فرمایا اور ان کے کام کے سلسلہ میں مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

''ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی'' نے اپنے نام کے ساتھ مختلف اشیاء تیار کی ہوئی ہیں۔ یہ اشیاء برائے فروخت رکھی ہوئی تھیں۔ منتظمین نے یہ تمام اشیاء ایک بیگ میں ڈال کر حضور انور کی خدمت میں تحفۃً پیش کیں۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان اشیاء کی قیمت دریافت فرمائی اور اُسی وقت نقد ادائیگی فرمائی اور یہ بیگ خرید لیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ تبلیغ کے تحت لگائی جانے والی نمائش کا معائنہ فرمایا۔ یہ نمائش قرآن کریم، اسلام اور جماعت احمدیہ کے تعارف وغیرہ کے بارہ میں ہے۔ اس نمائش میں کچھ نئے Features شامل کئے گئے ہیں۔ جن میں خاص طور پر Touch Screens شامل تھیں۔ ان سکرین پر اسلام احمدیت کا تعارف پیش کیا گیا تھا اور جماعت احمدیہ کی تاریخ بھی پیش کی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پروگرام کے مختلف حصے دیکھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

شعبہ وصایا، صنعت وتجارت، وقف جدید، سمعی وبصری اور شعبہ تعلیم القرآن وقف عارضی کے دفاتر کے پاس سے گزرتے ہوئے بک سٹال اور بک سٹور پر تشریف لے آئے اور تفصیل کے ساتھ معائنہ فرمایا۔ یہاں بڑی ترتیب کے ساتھ میزوں اور مختلف سٹینڈز پر کتب رکھی گئی تھیں تا کہ کتب حاصل کرنے والے بآسانی اپنی مطلوبہ کتاب حاصل کرسکیں۔

حضور انور نے نیشنل سیکرٹری اشاعت کو ہدایت فرمائی کہ خطبات طاہر، خطبات مسرور اور انوار العلوم کی مزید نئی جلدیں بھی شائع ہوچکی ہیں وہ بھی قادیان سے منگوائیں تا کہ یہ سب سیٹ مکمل ہوں۔ اسی طرح مزید جو نئی کتب شائع ہوئی ہیں وہ بھی منگوائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ رشتہ ناطہ سے ہوتے ہوئے جامعہ احمدیہ جرمنی کے شعبہ میں تشریف لے آئے۔ یہاں جامعہ احمدیہ کے تمام پروگرام اور Activities کو تصاویر میں ظاہر کیا گیا تھا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ جائداد کا معائنہ فرمایا اس شعبہ کے ذریعہ جرمنی بھر میں تعمیر ہونے والی مساجد کی تصاویر مختصر کوائف کے ساتھ پیش کی گئی تھیں اور دیگر تعمیرات بھی دکھائی گئی تھیں۔ سنگ بنیاد اور مساجد کے افتتاح کے موقع کی تصاویر بھی آویزاں کی گئی تھیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لے آئے جہاں شعبہ تبلیغ کے تحت بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کی رہائش اور طعام کا انتظام کیا گیا تھا اور مہمانوں کے لئے بڑی تعداد میں بستر بچھائے گئے تھے۔ اس رہائشی حصہ کے ساتھ ہی ان مہمانوں کیلئے کھانے کے انتظامات کئے گئے تھے اور بڑی ترتیب کے ساتھ کھانا کھانے کیلئے میز اور کرسیاں لگائی گئی تھیں اور ہر میز پر مشروبات اور دیگر ضرورت کی اشیاء موجود تھیں۔ ساتھ ہی دو مقامات پر Buffet سسٹم میں کھانا لگا ہوا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نان سے ایک لقمہ لیکر تناول فرمایا اور نان کے معیار کا جائزہ لیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس ہال میں تشریف لے گئے جہاں جلسہ کے مہمانوں کیلئے کھانا کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس انتظام کے تحت ایک وقت میں ہزاروں افراد کھانا کھا سکتے ہیں۔ میزوں پر ہی بڑی تعداد میں پانی کی بوتلیں اور گلاس وغیرہ رکھے گئے تھے تا کہ کھانے کے دوران پانی سامنے ہی موجود ہو۔ شام کا کھانا تیار ہوکر اس ہال میں آچکا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کھانے کے بارہ میں دریافت فرمایا اور اس کے معیار کا جائزہ لیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹور میں تشریف لے آئے جہاں کھانے پینے اور استعمال کی مختلف اشیاء سٹور کی گئی تھیں۔ یہاں سے ضرورت کے مطابق ساتھ ساتھ یہ اشیاء مختلف شعبوں کو مہیا کی جاتی ہیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا:

حضور انور پہلے اُس شعبہ میں تشریف لے گئے جہاں گوشت کاٹا اور تیار کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے کٹا ہوا گوشت دیکھا اور اس کو کاٹنے کے حوالہ سے کارکنان سے گفتگو فرمائی اور ہدایات بھی دیں کہ گوشت کاٹنے کے بعد اس کو باہر نہ رکھیں بلکہ جلدی Refrigerator میں رکھیں۔

حضور انور نے لنگر خانہ کے معائنہ کے دوران تمام انتظامات کا جائزہ لیا۔ اور کھانے کے معیار کے بارہ میں دریافت فرمایا اور منتظمین سے گفتگو فرمائی آلو گوشت کا سالن اور دال تیار کی گئی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت آلو گوشت اور دال دونوں سے ایک ایک لقمہ تناول فرمایا اور فرمایا کہ دال زیادہ بہتر پکی ہوئی ہے۔ آلو گوشت میں ابھی کچھ کمی ہے دیگ میں سے ایک بوٹی اور آلو لیکر چیک کیا کریں۔ لنگر خانہ کے کارکنان نے ایک بڑے سائز کا کیک تیار کیا ہوا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے ان خدام کیلئے کیک کے مختلف حصے کئے۔

لنگر خانہ کے تمام کارکنان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔

لنگر خانہ سے باہر ''دیگ واشنگ مشین'' لگائی گئی تھی۔ یہ مشین گزشتہ آٹھ سال سے لگائی جارہی ہے اور ہر سال اس مشین میں ٹیکنیکل لحاظ سے بہتری لائی جاتی ہے۔ اس مشین کو تین احمدی انجینئرز نے بڑی محنت کے بعد خود تیار کیا تھا۔

امسال اس مشین میں مزید بہتری لائی گئی ہے۔ پہلے دیگ رکھنے کے بعد ایک بٹن دبانا پڑتا تھا جس سے دیگ کی دھلائی کا فنکشن شروع ہوتا تھا۔ لیکن اب یہ بٹن دبانا نہیں پڑتا بلکہ جونہی دیگ رکھی جاتی ہے خود بخود آٹومیٹک فنکشن شروع ہوجاتا ہے۔ ایک ایسا سینسر سسٹم لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے خود بخود فنکشن شروع ہوتا ہے۔

امسال اس مشین میں چار نئی چیزیں ڈالی گئی ہیں۔ اب یہ مشین بند ہونے پر خود بخود ڈھکیں ہوجاتی ہے۔ گزشتہ سال دو منٹ میں ایک دیگ دھلتی تھی۔ امسال ایک منٹ میں ایک دیگ دھوتی ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے پیاز کاٹنے کی مشین دیکھی اور انتظام کا جائزہ لیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بازار کا معائنہ فرمایا۔ بازار میں مختلف اشیاء اور کھانوں کے اسٹالز لگائے گئے تھے۔ ہر سٹال کے آگے خدام اپنے اپنے سٹال پر تیار کی جانے والی اشیاء اپنے ہاتھوں میں لئے کھڑے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر سٹال کے آگے سے گزرتے ہوئے ازراہ شفقت مختلف اشیاء میں سے کچھ معمولی سا حصہ لیتے اور تناول فرماتے۔ بعض دفعہ کچھ حصہ لیکر اپنے ان خدام کو عطا فرما دیتے۔ اور بعض دفعہ اس چیز پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے اور یوں یہ خوش نصیب خدام اور کارکنان اپنے پیارے آقا کی شفقت اور برکت سے فیض پاتے رہے۔ ہر ایک نے کسی نہ کسی رنگ میں اپنے آقا کی محبت اور پیار سے فیض پایا۔ حضور انور ساتھ ساتھ اپنے خدام سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔ کہاں سے آئے ہیں؟ کتنا عرصہ یہاں ہوگیا ہے؟ اور حالات بھی دریافت فرماتے۔

بازار کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرائیویٹ خیمہ جات کے ایریا میں تشریف لے آئے اور انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ کل 630 کی تعداد میں پرائیویٹ خیمہ جات لگائے گئے اور انمیں قریباً تین ہزار افراد نے رہائش اختیار کی۔ ان خیمہ جات کے ایریا کے اردگرد فینس لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں اور اس احاطہ میں رجسٹریشن کارڈ کی چیکنگ اور سکیننگ کے بعد ہی داخل ہوا جا سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان خیمہ جات کے درمیانی راستہ سے گزرے مختلف فیملیاں اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں۔ بعض خیمے نصب کررہی تھیں سبھی اپنے ہاتھ بلند کرکے اپنے پیارے آقا کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کے سلام کا جواب دیتے اور بعضوں سے گفتگو بھی فرماتے۔

خیموں کے مختلف سائز تھے۔ حضور انور نے بعض فیملیز سے دریافت فرمایا کہ خیمہ میں کتنے لوگ رہ سکتے ہیں۔

پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ کے ایک طرف ایک حصہ Carvan کیلئے مخصوص کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک Carvan میں مقیم فیملی سے دریافت فرمایا کہ کتنے لوگ اس میں رہ سکتے ہیں۔ اور کیا سہولیات ہیں۔

ایک Carvan کے دروازہ پر ایک طفل بیٹھا ہوا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس بچے سے گفتگو فرمائی اور یہاں مقیم فیملی اور تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

خیمہ جات اور Carvans کے اس رہائشی حصہ کے معائنہ کے دوران سینکڑوں خاندانوں نے اپنے پیارے آقا کو انتہائی قریب سے دیکھا خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور برکتیں پائیں ہر ایک اپنی اس سعادت اور خوش نصیبی پر خوش تھا۔

بعدازاں آٹھ بجکر 35 منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور مختلف شعبوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

جلسہ گاہ مستورات کے انتظامات کیلئے ایک ناظمہ اعلیٰ ہیں اور ان کے ساتھ 15 نائب ناظمہ اعلیٰ، 125 ناظمات، 480 نائبات اور 3467 معاونات ہیں یعنی کل 4088 خواتین اور بچیاں ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

لجنہ جلسہ گاہ اور انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے جملہ انتظامات کیلئے افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ اور افسر خدمت خلق کے ساتھ 21 نائب افسران جلسہ ہیں 167 کی تعداد میں ناظمین جلسہ ہیں اور 486 نائب ناظمین ہیں۔ جب کہ معاونین کی کل تعداد 4970 ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے اور جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شیخ منیر احمد صاحب نے پیش کی اور اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا بعد ازاں محمد حماد میٹر صاحب نے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:۔

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انشاء اللہ تعالیٰ کل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور جلسہ کیلئے جو انتظامات کئے جاتے ہیں ان کو آج آخری شکل دے کر حسب روایت آج اس کا معائنہ کروایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے بارہ میں اب یہ توتوقع نہیں کی جاسکتی کہ یہاں انتظامات میں کوئی خامی اس لئے ہو کہ آپ کو پتہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے تجربہ کار کارکنان میسر ہیں۔ ہاں اگر کوئی خامی ہوسکتی ہے تو اس بشری تقاضہ کی وجہ سے ہوسکتی ہے یا اس وجہ سے ہوسکتی ہے کہ ہمیں اب کافی تجربہ ہوگیا ہے اس لئے ہر بات کو معمولی سمجھ کر لیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں وہ ذرا سا بھی relax ہوئے یا کسی کام کو معمولی سمجھا وہاں کام میں پھر برکت نہیں رہتی۔ اس لئے تمام ناظمین، نائبین اور دوسرے کارکنان اپنی ہر ذمہ داری اور ہر ڈیوٹی کو جو مختلف شعبہ جات میں لگائی گئی ہے اس کو بڑا اہم سمجھ کر ادا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ دو تین سالوں سے یہ ہو رہا ہے کہ پاکستان سے آنے والے اسائلم سیکرز کی تعداد کافی زیادہ ہے اور ان کی بھی ڈیوٹی لگی ہوئی لیکن ان کو تجربہ بھی نہیں ہے اس لئے یہاں جو ان کے افسران ہیں یا ساتھی کارکنان ہیں ان سے تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ 30 سال ہوگئے ہیں کہ پاکستان میں جلسے نہیں ہوتے۔ اس لئے ایک لمبا عرصہ کے Gap کی وجہ سے انہیں تجربہ نہیں رہا اور جلسہ کا یہ کام بڑا وسیع کام ہوتا ہے۔ اس لئے ہر کارکن اپنے کام کو بہت اہم سمجھ کر اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کرے۔ صرف اس بات پر نہ رہیں کہ ہمیں تجربہ ہے اور آخر وقت میں کرلیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مستقل مزاجی سے کام کریں۔ باقاعدگی سے کام کریں۔ اپنے فرائض ادا کریں اور پھر آپ کے کاموں میں اس وقت تک برکت نہیں ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں ہوگا اور اس کی طرف رجوع نہیں ہوگا۔ اس لئے اپنی نمازوں کو ہمیشہ وقت پر ادا کرنے کی کوشش کریں اور اپنی زبانوں کو دعاؤں سے تر رکھیں تا کہ یہاں کا جو ماحول ہے اس میں مزید روحانیت پیدا ہو اور اس روحانیت کا اثر آپ کے جسموں پر بھی ظاہر ہو رہا ہو، آپ کی زبانوں پر بھی ظاہر ہو رہا ہو اور آپ کے ذہنوں پر بھی ظاہر ہو رہا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ بہت اہم چیز ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا کام اصل میں تو دعا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اتنا بڑا انتظام ہے۔ باہر سے لوگ آتے ہیں۔ دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں اور جب ان کو بتاؤ کہ یہ کوئی پیشہ ور یا مختلف شعبہ جات میں کام کرنے والے کسی خاص ہنر کے ماہر نہیں ہیں بلکہ سب Volunteer ہیں تو ان کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہم پر ہے جو جماعت احمدیہ پر ہے۔ اس فضل کو مزید حاصل کرنے کیلئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح جو دنیا کے حالات ہیں اس وجہ سے ہر شعبہ کے کارکن کو اور مجموعی طور پر ہر احمدی کو اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھنی چاہئے کہ کوئی ایسا عنصر ہمارے درمیان میں نہ ہو جو کسی بھی طرح، کسی بھی صورت میں کسی کام میں خرابی یا حرف ڈالنے کی کوشش نہ کرے۔ پس ان باتوں کو یاد رکھیں اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ احسن رنگ میں اپنے فرائض انجام دینے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب نو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ نو بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ کے تین ایام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش جلسہ گاہ کے اس وسیع وعریض کمپلکس کے ایک حصہ میں ہے۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

معنی ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق وباطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کی پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی دن رات جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہیے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان ودل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تاسف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتناء اور تدارس نہیں کیا جاتا جو حدیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔

پھر اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا

سوتم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے اور حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سوتم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا الخیر کلہ فی القران۔ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ یہی بتائے گا کہ تمہارے میں ایمان کیسا تھا تصدیق کرے گا یا جھٹلائے گا۔ فرمایا

اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ کوئی کتاب ایسی نہیں جو تمہیں ہدایت دے جب تک قرآن میں سے نہیں گزرو گے۔ جب تک اس میں قرآن کریم کی تعلیمات کا ذکر نہیں ہوگا۔ فرمایا خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے، اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح ہوتی، بڑے گندے لوتھڑے کی طرح ہوتی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔ چنانچہ میں اس وقت اس ثبوت کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اس کی حمایت اور تائید کے لیے بھیجتا رہا ہے۔ کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنی بے شک ہم نے ہی اس ذکر کو یعنی قرآن شریف کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

قرآن شریف کی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ توریت یا کسی اور کتاب کے لیے نہیں۔ اس لیے ان کتابوں میں انسانی چالاکیوں نے اپنا کام کیا۔ قرآن شریف کی حفاظت کا یہ بڑا زبردست ذریعہ ہے کہ اس کی تاثیرات کا ہمیشہ تازہ بتازہ ثبوت ملتا رہتا ہے اور یہود نے چونکہ توریت کو بالکل چھوڑ دیا ہے اس لئے ان میں کوئی اثر اور قوت باقی نہیں رہی جو ان کی موت پر دلالت کرتی ہے۔

پھر بڑے درد کے ساتھ آپ نے ایک نصیحت فرمائی۔ فرمایا

تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔

نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم کلیم احمد وسیم صاحب کارکن ایم ٹی اے لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی جو 6 جولائی کو دل کا دورہ پڑنے سے 54 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ نیز مکرم عاصم زکی بشیرالدین صاحب آف امریکہ کی نماز جنازہ غائب ادا کی جو 22 جون 2014ء کو 85 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

❁❁

بابرکت ماہ صیام اور چندہ تحریک جدید کی ادائیگی
ماہ رمضان کو تحریک جدید سے ایک گہری مناسبت ہے

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شعبان مہینہ کی آخری تاریخ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

’’اے لوگو تم پر ایک بڑی عظمت والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے ہاں ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں روزے فرض کئے ہیں۔ جس نے اس مہینہ میں ایک فرض ادا کیا ہے اسے عام دنوں کے ستر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ مہینہ صبر کا ہے۔ ہمدردی وغم خواری کا ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومنوں کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔‘‘

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’یہ ماہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔‘‘

تحریک جدید کی مبارک الٰہی تحریک کو جاری فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ اس ماہ کو تحریک جدید سے ایک گہری مناسبت ہے اس میں قربانی وایثار کا معیار پہلے سے بہت بڑھ جاتا ہے۔

الحمدللہ کہ یہ روحانی موسم بہار ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں آیا ہے اس میں جہاں روزہ وعبادات پر زور دینا ہے وہاں اپنی مالی قربانیوں کو بھی پہلے سے بڑھ کر اس بابرکت ماہ میں پیش کرنا ہے۔ جو وعدہ جات تحریک جدید کے نئے سال کے شروع میں ہم نے کئے ہیں انہیں پورا کرنا ہے۔ مکمل ادائیگی اس ماہ میں کر کے سو فیصدی چندہ ادا کرنے والوں کی فہرست میں شامل ہونا ہے۔ یہ فہرست رمضان المبارک کے آخر میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں برائے دُعائے خاص پیش کی جاتی ہے۔

جملہ احباب وخواتین جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ وہ رمضان المبارک میں اپنے وعدہ تحریک جدید کی سو فیصدی ادائیگی فرمائیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ خیراً

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید۔ قادیان)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سٹڈی ابراڈ
10 Years
Quality Service
2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

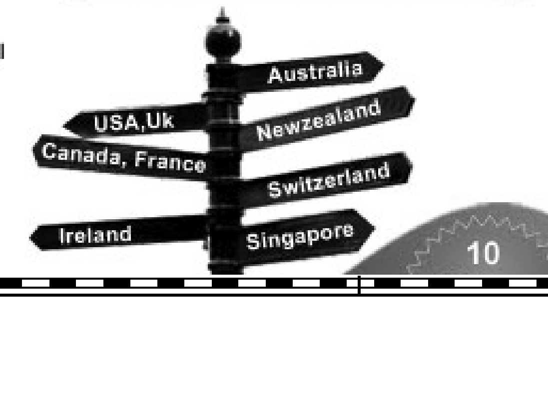

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MUNIR AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 24 july 2014 Issue No 30

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

جو شخص چاہتا ہے کہ اپنے ایمان میں ترقی کرے جو چاہتا ہے کہ اس آخری اور مکمل کتاب اور شریعت کو دنیا میں پھیلائے اور دنیا جان لے اس کو، جو شخص چاہتا ہے کہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لے جانے کی کوشش کرے، جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے اور فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کی آواز سنے تو پھر رمضان اور قرآن کا حق ادا کرے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 جولائی 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ. فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ. وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ. یُرِیْدُ اللهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ.وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہوں یا سفر پر ہوں تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

قرآن کریم کی اہمیت اس کے مقام اس پر عمل کرنے کی ضرورت [کس طرح عمل کرنا ہے کن لوگوں کے لئے یہ زندگی پیدا کرنے کا ذریعہ بنتا ہے انسانی زندگی پر اس کے کیا اثرات ہیں غرض کہ بیشمار باتیں ہیں جن کی تفصیل ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بتائی ہے۔ اس لئے کہ نہ صرف ہم اس عظیم شرعی کتاب پر عمل کر کے اپنی روحانی دینی اخلاقی ترقی کے سامان کریں بلکہ دنیاوی ترقی کے بھی سامان کریں اور اس آیت میں جس کی میں نے تلاوت کی ہے رمضان کے مہینے کے ساتھ جوڑ کر قرآن کریم کی برکات کا رمضان کے ساتھ تعلق قائم فرمایا ہے اور رمضان کے تعلق کو قرآن کے ساتھ قائم کر کے رمضان کی اہمیت مزید اُجاگر کی گئی ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ کہہ کر بتایا کہ اس آخری شرعی اور کامل کتاب کا تعلق رمضان سے ہے اور جو شخص چاہتا ہے کہ اپنے ایمان میں ترقی کرے جو چاہتا ہے کہ اس آخری اور مکمل کتاب اور شریعت کو دنیا میں پھیلائے اور دنیا جان لے اس کو۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لے جانے کی کوشش کرے جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے اور فانی قریب۔ کی آواز سنے تو پھر رمضان اور قرآن کا حق ادا کرے۔ ان کے آپس کے تعلق کو جانے۔ اس مہینے میں یہ فاصلے جو عام دنوں اور مہینوں میں بہت دور لگتے ہیں سمیٹ کر قریب کر دیئے ہیں۔ پس ایک مؤمن اس مہینے سے جتنا بھی فیض پا سکتا ہے پانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ یہی ایک فقرہ ہے جس سے رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ اس عظمت کی وجہ سے روزے کا اجر بھی بہت بڑا اور عظیم ہے لیکن ان کے لئے جو ان روزوں اور قرآن کے آپس کے تعلق کا بھی حق ادا کریں اور اس کا حق یہ ہے کہ روزوں کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھیں۔ اس پر غور کریں اس کی تفسیریں سنیں یا پڑھیں۔ کیونکہ جہاں تک میرا علم ہے میں نے جائزہ لیا ہے ہم میں سے بھی بہت سے ایسے ہیں بڑی تعداد ہے ایسی جو رمضان میں بھی قرآن کریم کا حق ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتے پورا پڑھتے نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جو توجہ سے پڑھنا چاہئے اس طرح نہیں پڑھتے۔ اگر پڑھا بھی تو بے دلی سے تھوڑا سا پڑھ لیا۔ تو بہر حال اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ کے ایک یہ معنی بھی ہیں کہ اس مہینے میں قرآن کا نزول شروع ہوا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی یہی روایت ہے کہ جبریل ہر سال رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نازل شدہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے اور آپ کے وصال کے سال یہ دور دو مرتبہ کیا گیا۔ دو دفعہ دہرایا گیا قرآن کریم۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اور اللہ تعالیٰ کے خاص منشاء سے آپ کا یہ طریق ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ ہم قرآن کریم کو کم از کم ایک بار تو ضرور رمضان میں ختم کرنے کی کوشش کریں اور جیسا کہ میں نے کہا اس پر غور بھی کریں تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے والے ہو سکیں گے کہ ھدی للناس۔ جب غور کریں گے پڑھیں گے سمجھیں گے کہ انسانوں کے لئے ہدایت ہے ان انسانوں کے لئے ہدایت ہے جو اس سے ہدایت لینا چاہتے ہیں اور ہدایت پڑھے اور سمجھے بغیر تو نہیں ہو سکتی۔

پس یہ ایک ایسی جامع کتاب ہے اور مکمل کتاب ہے جس کا کوئی ثانی نہیں جس میں ہر چیز مکمل طور پر بیان کر دی گئی ہے۔ تمام پرانے دینوں کی غلطیاں نکال دیں تمام پرانی کتابوں کی کمیاں پوری کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بھی احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے میں پیدا کیا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور یہ توفیق دے کر آپ کے ذریعہ سے قرآن کریم کی اہمیت و معرفت جاننے کے سامان بھی مہیا فرمائے۔ قرآن کریم کے علوم و معرفت کے خزانے آپ نے ہمارے سامنے پیش فرمائے۔ اس کا صحیح ادراک تو آپ کی کتب پڑھنے سے ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے۔ بہر حال اس وقت میں قرآن کریم کے بارے میں آپ کے چند اقتباسات رکھوں گا جس سے قرآن کریم کے مقام واہمیت کا پتا چلتا ہے

آپؑ فرماتے ہیں کہ

خاتم النبیّین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے بجائے خود یہ چاہتا ہے اور بالطبع اس لفظ پر یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہے اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے اس قدر قوت قدسی اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقام کمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے اس مقام پر قرآن شریف جو آپ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے آپ خاتم النبیّین ٹھہرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔ یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت کیا باعتبار ترتیب مضامین کیا باعتبار تعلیم کیا باعتبار کمالات تعلیم کیا باعتبار ثمرات تعلیم۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی بلکہ عام طور پر نظیر طلب کی ہے یعنی جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد خواہ بلحاظ تعلیم خواہ بلحاظ پیشگوئیوں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں۔ غرض کسی رنگ میں دیکھو یہ معجزہ ہے۔

پھر قرآن کریم کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایہ ناز ایمان واعتقاد ہوتے تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔ فرمایا میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیش گوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ پڑھنے کے لائق کتاب ہو گی۔ جبکہ اور کتابیں بھی اس کے ساتھ پڑھنے میں شریک ہو جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان